

ماہنامہ

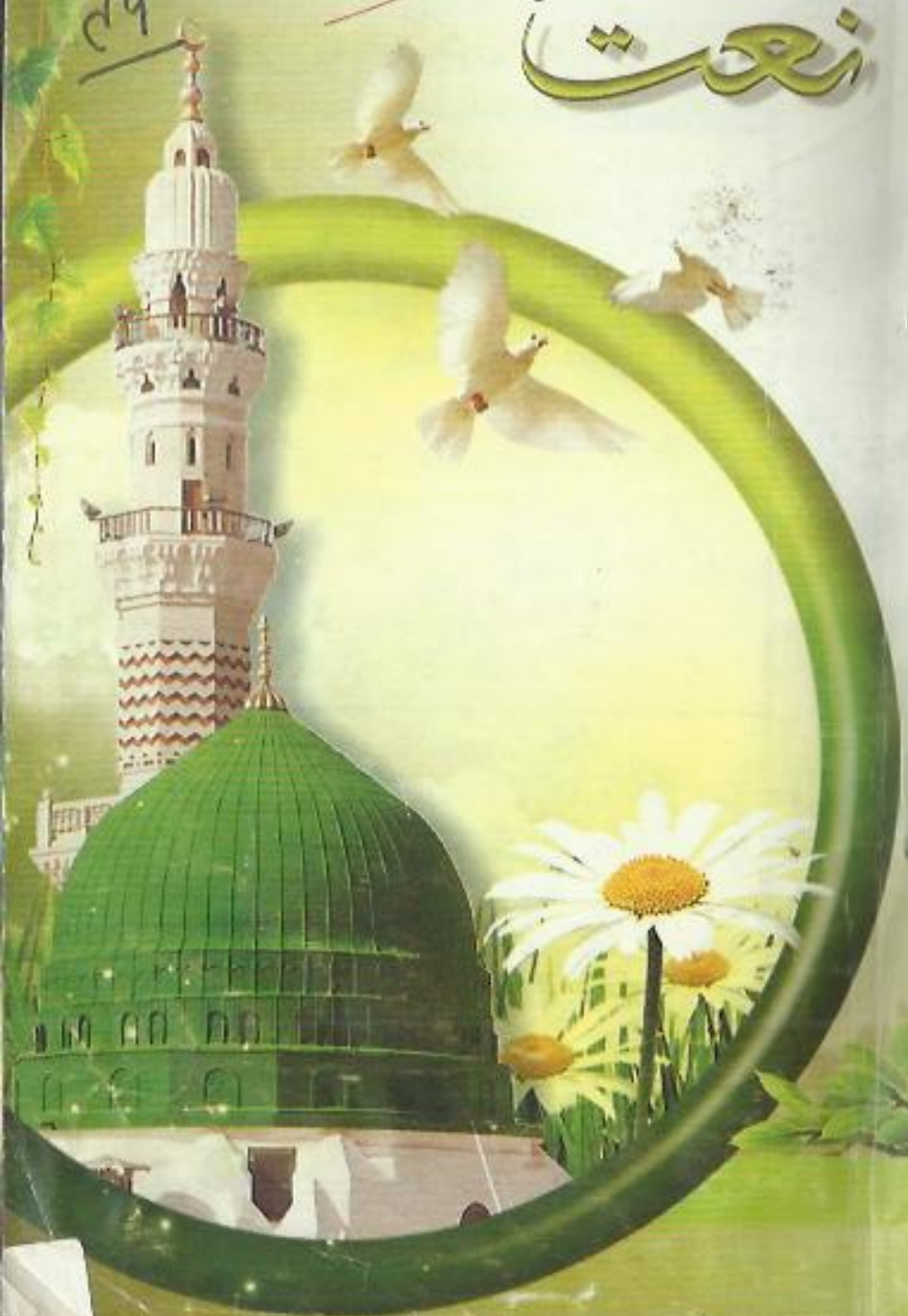
لاہور

انتہا ازل لغت

49

۱۹

نعت



باقاعدہ اشاعت کا 22 واں سال

راجا محمد محمد (صدر اور ابطال باطل) کی یاد میں جاری کردہ



لاہور

ماہنامہ

نعت

شمارہ 10

اکتوبر 2009

جلد 22

انتہاز نعت

ایڈیٹر: **راجا رشید محمود** 0313-6692530

زین ایڈیٹر: **ڈاکٹر شہناز کوثر** - اظہر محمود (0321-9409900)

مینیجر: **راجا اختر محمود** (0321-9409200)

پرنٹر: **ساجد محمد نعمت کوثر** ایم پی اینٹرز لاہور

7230001 فون
0321-9409200
0321-9409900

پانڈر: **علیہ مہدی مجید** بک پانڈنگ ہاؤس 38 اردو بازار لاہور

7463684 فون

اظہر منول چوک علی نمبر 5/10 نزد بازار کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان)

54500 پوسٹ کوڈ e.mail: madnigraphics@hotmail.com



کہکشانِ نعت

مجموعہ نعت کا نمبر: ۲۸ بہ الفاظ بحساب ابجد "یا حبیبِ خو"
 صفحات: ۱۰۴ بہ الفاظ بحساب ابجد "پاک جہانِ حبیب"
 صفحات: ۱۰۸ بشمول ناکمل صفحات بہ الفاظ بحساب ابجد "پاک بیانِ حبیب"
 سال اشاعت: ۱۴۳۰ھ بہ الفاظ بحساب ابجد "عمدہ ارمغانِ حجاز" مدحت نبی کہکشانِ نعت
 سال اشاعت: ۲۰۰۹ بہ الفاظ بحساب ابجد "خوب تہ کار نبیؐ"

قطععات تاریخ

موج زن اس کے خیال و فکر و قلب و ذہن میں زمزمِ محمد و شاہ ہے سلسیلِ نعت ہے
 قوسِ رشک اس کا ہے حسنِ مہر و آویجِ بخت نامت نامی "مخزنِ سخنِ نبیلِ نعت ہے
 نعت کا مجموعہ آیا اس کا اڑتالیسواں خوش نصیبِ سرِ آگاہ و جلیلِ نعت ہے
 جو وصفِ جانِ رحمت ہے وہ باغِ غرضِ محض مختص اس کے واسطے اجرِ جزیلِ نعت ہے

میں نے طارقِ خوب اس مجموعہ کی تاریخِ چاپ
 یوں کہی "آوازہ ذوقِ جمیلِ نعت" ہے

۱۴۳۰ھ

ازل کے روزِ قسامِ ازل نے اسے بخشا شعورِ خوبیِ نعت
 دماغ و قلب کو اس کے خدا نے عطا فرمایا نورِ خوبیِ نعت
 بختِ بختِ راجا کے قلم سے مسلسل ہے ظہورِ خوبیِ نعت
 نیا مجموعہ جس سے ہیں نمایاں تجلی ہائے طورِ خوبیِ نعت

کہوں اس کے سوا تاریخ کیا اور
 مبارک ہو "ذکرِ خوبیِ نعت"

۱۴۳۰ھ

"طالبِ لغات جہانِ نبوی نعت" محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری

۱۴۳۰ھ

انتزازِ نعت

راجا رشید محمود



۵۵۵



انتزازِ نعت

اہلِ محبت کے نام

جو نعت کہ کر پڑھ کر یاسن کر

مسترتوں کے ہنڈولوں میں جھولتے ہیں

شادمانیاں

- ۱۔ زبان سے ہو طیبہ میں بیان آرزو
 ۲۔ تجلی آنکھوں ہی کو کرنا ترجمان آرزو
 ۳۔ جب منار و گنبد احضر کا منظر دیکھے
 ۴۔ لطف و اکرام نبی ﷺ کو آپ پرہ کر دیکھے
 ۵۔ مدینے کی گلیوں میں چلنا سنبھل کر
 ۶۔ عقیدت کے سانچے میں درد چانا ڈھل کر
 ۷۔ نظر ظہری ہے میری تو اس اک وسعت پذیری پر
 ۸۔ رسول محترم ﷺ کی بے مثالی، بے نظیری پر
 ۹۔ در دوت جو سرور ﷺ کا روداد تمنا ہے
 ۱۰۔ سب درپوزو گر پر آن تذکار تمنا ہے
 ۱۱۔ جس میں ہر بندہ چلا آئے، یہ وہ میدان نہیں
 ۱۲۔ دعویٰ حب رسول محترم ﷺ آسان نہیں
 ۱۳۔ ہے نیت بے فائدہ اس جا صد، ہونٹوں کو سی
 ۱۴۔ شہر سرور ﷺ میں پ تسبیح و رضا ہونٹوں کو سی
 ۱۵۔ روبرو اس کو فقط سرکار ﷺ ہی دیکھا کیے
 ۱۶۔ رہ رہا ہے دوسری دنیا سے تو پردہ کیے
 ۱۷۔ ہر بت جو ہے میرے نبی ﷺ کی کہی ہوئی
 ۱۸۔ سچ ہے کہ ہو بہو وہی اللہ کی ہوئی
 ۱۹۔ حب رسول حق ﷺ سے جو سرشار حرف میں
 ۲۰۔ انش کا اور ادب کا وہ معیار حرف ہیں

- ۱۔ نعت توبیخ بیعت انشت
 ۲۔ جس سے پیدا کلمات انشت
 ۳۔ عرضی ہری رسا ہوں رب حضور تک
 ۴۔ پہنچا دیا ہے اس نے وہاں حضور ﷺ تک
 ۵۔ ہمارا سرور عالم ﷺ سے ہے وفا مسلک
 ۶۔ رہے گا حشر تک اپنا یہی سدا مسلک
 ۷۔ جو دل ہیں شہ مرساں ﷺ سے پرے
 ۸۔ وہی دل ہیں امن و امان سے پرے
 ۹۔ نعمتیں طیبہ کی، جو بندہ بھٹاتا ہی نہیں
 ۱۰۔ نغمے مدح غیر آقا ﷺ کے وہ گات ہی نہیں
 ۱۱۔ جاں نثار آقا ﷺ کو خالق نے نرالے بخشے
 ۱۲۔ سارے اصحاب بہت چاہنے والے بخشے
 ۱۳۔ رب نے سرکار ﷺ کے روضے کو اجالے بخشے
 ۱۴۔ اور روضے نے زمانے کو اجالے بخشے
 ۱۵۔ حرف آغاز سور میں ہیں جو ہم ایسے
 ۱۶۔ اُن کے تو سرور کونین ﷺ ہی معنی سمجھے (حمد و نعت)
 ۱۷۔ پہنچا رب کا پیام حضرت ﷺ تک
 ۱۸۔ تو گئے وہ دنا کی ظہوت تک
 ۱۹۔ رفعت تذکار سے ثابت ہے وقعت آپ ﷺ کی
 ۲۰۔ حشر میں دیکھیں گے سب شان و جاہت آپ ﷺ کی
 ۲۱۔ میں نے دکھائے نعت میں کھل کھل کے حوصلے
 ۲۲۔ یوں بھی نکالے ہیں دل مالک کے حوصلے

۲۲ رہاں ہو "مصلح نکل" سے جو بہرہ ور پہلے
 ۶۰۵۹ ہو عرض بعد میں، اور اس کا ہو اثر پہلے
 ہم قعر منکرات میں تھے، تھا دور کنارا
 ۶۲'۶۱ آقا ﷺ نے ہمیں ساحل رحمت پہ اُتارا
 رُؤار نے ظلمت کا نہیں پایا ہے سایا
 ۶۳'۶۳ دیکھا گیا طیبہ میں ہم وقت اچالا
 مدارج پیہر ﷺ جو ہے، پیارا ہے ہمارا
 ۶۶'۶۵ جو ایسا بھی بخت ہے، اپنا ہے ہمارا
 اذکار پیہر ﷺ میں جو جینا ہے ہمارا
 ۶۷ یہ فن، یہ مہنر ہے، یہ قرینہ ہے ہمارا
 تیرا مدینے کی طرف جو ہے کُہف سفر
 ۶۸ اس سے نہیں ہے کوئی بڑا باشرف سفر
 عظمت آقا ﷺ کی کیا ناپے کوئی پہنائیاں
 ۶۹ ان کی خاطر ذکر کو حاصل ہوئیں اونچائیاں
 بعد رب سرکار ﷺ کو سب سے بڑا ہم نے کہا
 از رُوئے قرآن خالق، یہ بجا ہم نے کہا ۷۰'۷۰
 کرو سرکار ﷺ کے کہنے پہ دوائی توبہ
 ۷۳'۷۲ کوئی معنی ہی نہیں رکھتی ہے وقت توبہ
 محبوب رب ہیں، شاہ رسواں رسول پاک ﷺ
 ۷۵'۷۴ ہیں اثناء عالم امکاں رسول پاک ﷺ
 ۷۳ پڑھو "مصلح نکل" پیہم ابھی سے
 ۷۷'۷۶ کرو یہ ورد مستحکم ابھی سے

غزل کے ذوق سے دامن بچا کے چٹنا ہوں
 ۴۲'۴۱ تو ساتھ نعت شہ انبیاء ﷺ کے چٹنا ہوں
 اظہار پریشانی حالات کہاں ہو
 ۴۴'۴۳ سرور ﷺ سے کہ خالق سے، مناہات کہاں ہو
 کرم سرکار والا ﷺ کا تھا دنیا سے جداگانہ
 ۴۶'۴۵ عطا سے کب رہا محروم، اپنا تھا کہ بے گانہ
 نبی ﷺ کا شہر ہے، صد مرحبا، رھک پری خانہ
 ۴۸'۴۷ یہی ہے لائق مدح و ثنا رھک پری خانہ
 دنا کے قعر کی غلوت میں کوئی اور کب پہنچا
 ۵۰'۴۹ ہیں اس عظمت کے قابل تو رسول محترم ﷺ تھا
 ہم نے جذبات عقیدت جو بسائے دل میں
 ۵۱ یاد طیبہ کے عجب دیپ جلائے دل میں
 ہو گی حاصل جس کو آقا ﷺ کی مدد
 چاہیے کب اُس کو دنیا کی مدد
 ۵۲ نبی ﷺ کا نہیں ہے ادب بے حقیقت
 جو ہیں اور باتیں، وہ سب بے حقیقت
 ۵۳ بھروی جو کرتا ہے مصطفیٰ ﷺ کی سیرت کی
 رب نوید دینا ہے اس کو امن و راحت کی
 ۵۴ کیا لطف، اکرام خیر البشر ﷺ نے
 تو نصیحتیں کہیں میرے کسین مہنر نے
 ۵۶'۵۵ میرے آقا سرور کون و مکاں ﷺ کا مرتبہ
 خالق و مخلوق کے ہے درمیاں کا مرتبہ
 ۵۸'۵۷

صلی اللہ علیہ وسلم

بے زبانی سے ہو طیبہ میں بیان آرزو
 بیسی آنکھوں ہی کو کرنا ترجمان آرزو
 میں نے پائی ہے دیر سرور کونین (سیدنا) میں
 دست احساسِ محبت میں عنان آرزو
 نعلِ پاکِ مصطفیٰ (سیدنا) کو چومنا چاہوں گا نہیں
 کہہ رہا جب مجھ سے لے گا امتحان آرزو
 ہو گئی میری عروں فکرِ طیبہ تک رسا
 تھی شبابِ حاضری میں غنڈوان آرزو
 آرزوئیں سب قدومِ شاہ (سیدنا) پر کرنا شمار
 سرور کونین (سیدنا) ہیں جانِ جہان آرزو
 ہو خیالِ حُبِّ محبوبِ خدائے پاک (سیدنا) میں
 مجددِ احساس سے پہلے اذان آرزو
 بابِ خواہش کا کتابِ زینت میں باقی نہیں
 اُڑ گئے طیبہ کو میرے طائران آرزو
 نصب کرنا ساحلِ جدو پہنچنے کے لیے
 کشمیری یادِ نبی (سیدنا) میں بادبان آرزو
 زائرِ طیبہ کے دل کی بات سن لیتے ہیں آپ (سیدنا)
 کھولنا محمودِ مت اس جا زبان آرزو



- ۴۲ اک مرتبہ یہی ہے اوس کے شود کا
 ۴۸ عامل رہا ہوں اس لیے میں بھی درود کا
 ۴۵ جو اجتماع نبی ﷺ گم گم کر میں کے
 ۴۹ وہ لوگ دشمنوں تک کو بھی رام کر لیں لگے
 ۴۶ نعمت کہنے کی جو خالق سے ملی ہے رخصت
 ۸۰ میرے افکار سے ہر بے اثری ہے رخصت
 ۴۷ نام آقا ﷺ کا جو ہر صبح دہ مسالیتہ ہوں
 آپ سے روز میں نعمتوں کا صد لیتہ ہوں ۸۲۸۱
 ۴۸ ہر شعبہ حیات تک سیرت کی دستیں
 یہ ہیں حضور پاک ﷺ کی رحمت کی دستیں ۸۳۸۳
 ۴۹ ہیں طیبہ میں عاصی کے ثبات کے آنسو
 پینتِ ندامت کا، لذت کے آنسو ۸۶۸۵
 ۵۰ طیبہ کو چل کر عافیت کا ہے سفر یہی
 اور منزلِ بہشت کی ہے وہ گزر یہی ۸۸۸۷
 ۵۱ وہ بندہ جو شائے سید ابرار ﷺ کرتا ہے
 وہی تو ہے جو سیرِ عالم انوار کرتا ہے ۹۰۸۹
 ۵۲ ہے صبحِ طیبہ سرکار ﷺ تارکش کے لیے کافی
 مجھے ہے ایک یہ بہتی ستارکش کے لیے کافی ۹۱
 ۵۳ ہم مدحِ مصطفیٰ ﷺ کرتے تو اترتے ہیں یوں
 اہمیت اس کام کی، لوگوں کو سمجھاتے ہیں یوں ۹۳



صلی اللہ علیہ وسلم

جب منار و منبہ اخضر کا منظر دیکھے
 لطف و اکرام نبی (ﷺ) کو آپ بڑھ کر دیکھے
 سب در پر اُن کے، پیشانی کبھی دھر دیکھے
 پائے ناصر نبی (ﷺ) کو، اُن کو یاد دیکھے
 خود خدائے پاک سے الفت کا تمغہ لیجے
 ارتجاع سرور کون و مکاں (ﷺ) کر دیکھے
 پائے سرمایہ حُت رسول پاک (ﷺ) اگر
 کیوں سُوئے مال و منال و گوہر و زر دیکھے
 روشنی ممنون احساں ہے قدم شاہ (ﷺ) کی
 دیکھے، غارِ نظر سے ماہ و اختر دیکھے
 سر بلندوں، صاحبانِ افتخار و جاہ کو
 نچہ سرکار والا (ﷺ) پر گلوں سر دیکھے
 بوریے پر استراحت گھر میں کرتا پائے
 اور سرِ بَشَوٰ اُنھیں اوجِ دُنَا پر دیکھے
 سُوئے میزاں دیکھنے میں ہے زیاں محمودِ جی
 حشر کے دن بس نبی (ﷺ) کا رُوئے انور دیکھے



صلی اللہ علیہ وسلم

مدینے کی گلیوں میں چلنا سنبھل کر
 عقیدت کے سانچے میں رہ جاؤ دھل کر
 درودِ پیہر (ﷺ) سے عقودوں کو حل کر
 یہی وِردِ ہمد! تو ایک ایک پل کر
 نظامِ اُخوت نبی (ﷺ) نے دیا ہے
 ذرا دیکھو عصبیتوں سے نکل کر
 سُوئے جت آقا (ﷺ) کے شہرِ حسین سے
 نہ جاؤں گا، رہ جاؤں گا میں چل کر
 خدا نے جو توفیق و ہمت عطا کی
 میں جاؤں گا شہرِ پیہر (ﷺ) کو چل کر
 یہاں ہونٹ جن کے نہیں نعت گُتر
 وہ محشر میں رہ جائیں گے ہاتھ کل کر
 جو راہِ پیہر (ﷺ) سے ہٹ کر چلے گا
 جہنم میں گر جائے گا وہ پھسل کر
 اگر خالقِ کُل کی چاہے عطائیں
 تو محمودِ حکم نبی (ﷺ) پر عمل کر!



صلی اللہ علیہ وسلم

نظر ٹھہری ہے میری تو اس راکِ وسعت پذیری پر
رسولِ محترم (ﷺ) کی بے مثال، بے نظیری پر
محبت تھی حبیبِ محترم (ﷺ) سے خالقِ کل کو
انھیں مامور فرمایا بشیری پر، نذیری پر
نبی (ﷺ) کی قدرتیں جتنی ہیں، ان سب کا تعلق ہے
خداوندِ جہاں کی قوری پر اور قدیری پر
جو ان جذبے اگر ہوں مدحت سرکار والا (ﷺ) کے
جوانی کا اثر پائے نہ کیوں انسان پیری پر
تخیل جب چلا زرفتنی خاکِ مدینہ کو
ملی پرواز اس کو پر نیانی، اور حریری "پر"
فقیری کی، بوصفِ پادشاہی میرے آقا (ﷺ) نے
اسی خاطر ہوں میں بھی مستتر اپنی فقیری پر
وہ جو پکڑا گیا ناموسِ سرور (ﷺ) کے تحفظ میں
ہزار آزادیاں قربان اس کی اس اسیری پر
میں ہوں محمود اک ادنیٰ شاکستہ پیمبر (ﷺ) کا
نہیں کچھ فخر مجھ کو "نعت" کی اپنی مدیری پر



صلی اللہ علیہ وسلم

در دولت جو سرور (ﷺ) کا روا دار تمنا ہے
لب در یوزہ گر پر آج تذکار تمنا ہے
تہ دل سے اگر بندہ وفادار تمنا ہے
یقیناً لطف آقا (ﷺ) کا کرم گار تمنا ہے
گنجرِ باری پہ مالِ ہر اکرام نبی (ﷺ) پا کر
مسترت سے کھٹا اپنا چمن زار تمنا ہے
جو خواہش تھی نبیوں کی کہ طیبہ مرجع کل ہو
نبی (ﷺ) کا گنبد پر نور دستار تمنا ہے
جو نبی شادایاں سرکار (ﷺ) کے گنبد کی دیکھی ہیں
مری نظروں کے آگے آج گزار تمنا ہے
قدم آقا (ﷺ) کے آئیں گے تو یہ عرش آشنا ہو گا
فلک منظر اگرچہ میرا گنہگار تمنا ہے
بکھلی ہیں گلشنِ اُمید میں کلیاں تیغ کی
عنایت سرور کل (ﷺ) کی مددگار تمنا ہے
نبی (ﷺ) کرتے ہی جاتے ہیں جو اس کی خواہشیں پوری
دل محمود بھی ایک بحرِ زخار تمنا ہے



صلی اللہ علیہ وسلم

جس میں ہر بندہ چلا آئے، یہ وہ میدان نہیں
 دعویٰ حُبِّ رسولِ محترم (ﷺ) آساں نہیں
 کامِ زیبا مدحِ سرور (ﷺ) کا ہے صرف اللہ کو
 حرف و لفظ اپنے تو اُن کی شایاں نہیں
 جس کا دل بھیگے نہ ذکرِ سرور کو نین (ﷺ) میں
 میں سمجھتا ہوں کہ ایسا بدنصیب، انساں نہیں
 جس کے ہونٹوں پر درودِ مصطفیٰ (ﷺ) کا رُو تھ
 منتظر اُس بندۂ عاصی کا کیا رضواں نہیں
 ہم کو رہنا چاہیے ممنونِ احسانِ خدا
 بختِ سرکار (ﷺ) ہم پر رب کا کیا احساں نہیں
 میزباں کیا خود نہیں تھا کبریا معراج میں
 قصرِ عرشِ ولامکاں کے آپ (ﷺ) کیا مہماں نہیں
 ہے شفاعت پر ہماری رُستگاری کا مدار
 اور تو عُفراں و بخشش کا کوئی ساماں نہیں
 معرفت کی بات ہے محمود، یہ سُن لیں سبھی
 جو نہ پہچانیں نبی (ﷺ) کو، صاحبِ عرفاں نہیں



صلی اللہ علیہ وسلم

ہے نہ پُٹ بے فائدہ اُس جا صدا ہونٹوں کو سی
 شہرِ سرور (ﷺ) میں بہ تسلیم و رضا ہونٹوں کو سی
 پڑھ بُصیرتی کے قصائدِ نعتیہ ہونٹوں کو سی
 تجھ کو مل جائے گی آقا (ﷺ) سے ردا ہونٹوں کو سی
 التجا تیری ہے آقا (ﷺ) تک رسا ہونٹوں کو سی
 پائے گا شہرِ پیہر (ﷺ) میں قضا ہونٹوں کو سی
 دل کی دھڑکن بھی تو سُن لیتے ہیں محبوبِ خدا (ﷺ)
 ہے یہی کافی بہ توثیقِ وفا ہونٹوں کو سی
 اپنے اشکوں کی زباں کو کھول پیشِ مصطفیٰ (ﷺ)
 تجھ پہ بر سے گی عنایت کی گھٹا ہونٹوں کو سی
 چاہتا ہے بار بار آقا (ﷺ) کے در پر حاضری
 تو ضروری ہے کہ مانند صبا ہونٹوں کو سی
 لب پہ مت لا راہِ طیبہ کی کسی اڑچن کا ذکر
 ہو گیا رستے میں جو کچھ بھی ہوا ہونٹوں کو سی

صلی اللہ علیہ وسلم

روبرو اُس کو فقط سرکار (ﷺ) ہی دیکھا کیے
 رب رہا ہے دوسری دنیا سے تو پردہ کیے
 بڑھ گئیں تابانیاں ران کی شب معراج میں
 لاکھ پہلے بھی نجوم و ماہ و نور چمکا کیے
 تھا اثر جن پر کلامِ خالق کونین کا
 دل وہ سب عشق رسول اللہ (ﷺ) میں دھڑکا کیے
 رب نے سلجھائیں ہماری الجھنیں تقدیر کی
 یوں حریفِ الفتِ سرور (ﷺ) سے ہم الجھا کیے
 پاؤ گے زیرِ قدم دُنیا کی سب آسائشیں
 پرچم ”صَلِّ عَلٰی“ کو رکھنا تم اُدتجا کیے
 جب ارادہ ہو گیا اپنا سفر کے واسطے
 ہم نے جذباتِ عقیدتِ عازمِ طیبہ کیے
 چلتے ہی لاصور سے لب پر یہ ہوتی ہے دُعا
 رکھے شہرِ مصطفیٰ (ﷺ) میں رب مجھے گونگا کیے

تیری ساری حاجتوں کو جانتے ہیں مصطفیٰ (ﷺ)
 شہرِ آقا (ﷺ) میں نہ کر آہ و بکا ہونٹوں کو سی
 عرضیاں خاموش نظروں ہی کی ہوتی ہیں قبول
 ہو نہ جائے تو سزاوار سزا ہونٹوں کو سی
 جا کے شہرِ مصطفیٰ (ﷺ) میں عاجزی کر اختیار
 مسکات کے بار سے سر کو جھکا ہونٹوں کو سی
 غمِ قلبِ حزیں کو کھول طیبہ کی طرف
 بند کر اپنے ذہن کو اور ذرا ہونٹوں کو سی
 جا کے شہرِ سرور کونین (ﷺ) میں راجا رشید
 دہر کنوں میں اپنا حال دل سنا ہونٹوں کو سی



جو چاہتے تھے مسرتِ مسکوں کے خوابوں تھے
 نہ جاتے ان (ﷺ) کی گلی کو تو اور کیا کرتے
 اور نہیں (ﷺ) پہ زباں اپنی بند رکھتے ہوئے
 سمیت نہ نمی کو تو اور کیا کرتے



پلٹے طیبہ سے تو جاری ہو گیا سیلاب اشک
 واپسی پر آنکھ نے یوں راز سب افشا کیے
 پہلے تو اُس نے صیب پاک (ﷺ) کی تخلیق کی
 سب عوالم بعد میں اللہ نے پیدا کیے
 مُستنیر نور رب تھے خامہ و قرطاس بھی
 فقرہ ہائے الفیت سرکار (ﷺ) جب املا کیے
 جتنے دن محمود ہم شہر پیہر (ﷺ) میں رہے
 روز ہی اسباق حُب و اُنس دُہرایا کیے



چچہا نعت رسول اللہ (ﷺ) میں
 ہو گا طیبہ کے چمن میں باریاب
 دیکھنا طیبہ کو ہونا ہے ترا
 مصطفیٰ (ﷺ) کی انجمن میں باریاب
 مدحت سرکار ہر عالم (ﷺ) ہے کیا
 حُرف ہے قصر سخن میں باریاب



صلی اللہ علیہ وسلم

ہر بات جو ہے میرے نبی (ﷺ) کی کہی ہوئی
 سچ ہے کہ ہو یُو وہی اللہ کی ہوئی
 شہر نبی (ﷺ) میں جب بھی مری حاضری ہوئی
 گردن مری وہاں پہ رہی ہے ٹھکلی ہوئی
 جب بھی ہوئی تو نعت ہی کی شاعری ہوئی
 میری راسی حوالے سے ہر بہتری ہوئی
 طیبہ میں بھی نہ آنکھ اگر شبہمی ہوئی
 محمود سوچو یہ بھی کوئی زندگی ہوئی
 نور حضور پاک (ﷺ) کا جب تذکرہ کیا
 پایا کہ میرے دل میں عجب روشنی ہوئی
 جس نے عمل نہ سیرت سرکار (ﷺ) پر کیا
 بھد روزِ حشر ایسے ہر انسان کی ہوئی
 ہر سالِ حاضر کی لیے میرا نارگت
 بیتِ خدا ہوا یا نبی (ﷺ) کی گلی ہوئی

صلی اللہ علیہ وسلم

حُبِّ رسولِ حق (ﷺ) سے جو سرشارِ حُرُفِ ہیں
 اِنشا کا اور ادب کا وہ معیارِ حُرُفِ ہیں
 مدحِ نبی (ﷺ) میں برتے جو ربِّ غفور نے
 وہ نعتِ گُستروں کو بھی درکارِ حُرُفِ ہیں
 ہونٹوں پہ جو صحابہٴ سرور (ﷺ) کے آگے
 نعتِ حبیبِ رب (ﷺ) کے وہ شہکارِ حُرُفِ ہیں
 پڑھ کے حدیثیں سرورِ عالم (ﷺ) کی دیکھیے
 مدوحِ رب (ﷺ) کے سب کرمِ آثارِ حُرُفِ ہیں
 آقا (ﷺ) نے جو کہا ہے، وہ پہلے کیا بھی ہے
 لگتا ہے جیسے صاحبِ کردارِ حُرُفِ ہیں
 ہیں کوڈ وُوڈ رت و پیمبر (ﷺ) کے درمیاں
 ایسے مُتقطعاتِ پُرآسرارِ حُرُفِ ہیں
 ہوں گے مُبد وہ بخششِ ذاکرِ میں روزِ حشر
 ذکرِ نبی (ﷺ) میں ایسے وفادارِ حُرُفِ ہیں

جب ہونٹ کھل سکے نہ درِ آنحضور (ﷺ) پر
 امدادِ گارِ میری وہاں خامشی ہوئی
 جس سے بنے گا بندہ بھی محبوبِ کبریا
 آقائے کائنات (ﷺ) کی وہ پیروی ہوئی
 کہلاؤ اُمّتی مگر حُبِّ نبی (ﷺ) نہ ہو
 لوگو! یہ بات تو فقط خانہ پُری ہوئی
 جس نے مقامِ آقا (ﷺ) سے کم کوئی بات کی
 اُس شخص سے تو اپنی کھلی دشمنی ہوئی
 محمودِ پوری ہو گی مدحِ حضور (ﷺ) سے
 حسنت کے حوالے سے جتنی کمی ہوئی



یوں قصرِ دُنا کھولا خدا نے شبِ اسرا
 ہونی ہے اگر کھل کے ملاقات تو ہو جائے



میرے آقا ﷺ کے کسی پر بھی نہیں اکرام کم
 عاصی و عاصی ہو یا ہو پارسا کوئی بھی ہو



جن کے دل و دماغ مُنغض ہوں نعت سے
ایسوں کے واسطے ہی بنے چار حرف ہیں
ہوتی ہے جن سے غیر حبیب خدا (ﷺ) کی مدح
اپنی سماعتوں پہ گراں بار حرف ہیں
حُبّ نبی (ﷺ) کی بوند ہو جن میں، وہ کیوں پڑھوں
ایسے تو ہر سب سر ابصار حرف ہیں
دل کی عقیدتیں سر قرطاس آ گئیں
لب پر وہی ہیں جو سر افکار حرف ہیں
جن میں نہ پائی جائے مدح رسول پاک (ﷺ)
بیکار ایسے لفظ ہیں، بیکار حرف ہیں
محمود میرے نعت نبی (ﷺ) میں کہے ہوئے
لُطفِ خدائے کُل کے طلب گار حرف ہیں



رحمتِ آقا (ﷺ) کے نبل پر حشر میں ہونا کھڑے
کیا یقین کے سامنے آخر گماں کی حیثیت
حمد جو کہتے ہوئے بھی نعت سے غافل نہیں
اُس کی ہے محبوب رب (ﷺ) کے قدرداں کی حیثیت



صلی اللہ علیہ وسلم

نعت توجیہ بیعت اُفت
جس سے پیدا اُطافت اُفت
پا کے آقا (ﷺ) سے دولت اُفت
کر رہا ہوں وکالت اُفت
سن کے سرور (ﷺ) سے رفعت اُفت
پا گئے ہم حقیقت اُفت
ذکر آقا (ﷺ) ہے وقعت اُفت
یوں ہے لب پر فضیلت اُفت
ہے درود حضور (ﷺ) کا پڑھنا
پیروی شریعت اُفت
بیشتر فقرہ ہائے قرآن میں
ہے عبارت فضیلت اُفت
جو پیغمبر (ﷺ) کی پیروی میں چلے
پائے رب سے وہ ضلعت اُفت

صلوات علیہ وسلم

۱۰ | عرضی مری رسا ہوئی رب غفور تک
 پہنچا دیا ہے اس نے دیار حضور (ﷺ) تک
 ہر ایک شے ہے رحمت آقا (ﷺ) سے فیض یاب
 ۲ | بندوں سے لے کے سارے وحوش و طیور تک
 چاہو جو حشر تک وہ عدم آشنا رہیں
 ۸ | آہوں کو بھیجو طیبہ کے دارالشور تک
 پائی ہے حفظ حرمت سرکار (ﷺ) کے لیے
 ۲/۹ | سوگند کردگار قلم سے سطور تک
 ۱۱ | اوج ذنا پہ پہنچے حبیب خدا (ﷺ) فقط
 محدود تھے کلیم خدا کوہ طور تک
 معراج کے وقائع کا مجمل بیاں ہے یہ
 نور نبی (ﷺ) رسا ہوا خالق کے نور تک
 دنیائے آب و گل میں ہو نورانیت کا ذکر
 پہنچے گی بات آپ (ﷺ) کے نور و ظہور تک

۲۳
 حشر میں حضرت نبی (ﷺ) کے لیے
 ہے بشر کو ضرورت الفت
 اس سے بڑھ کر کہیں پہ پیار کہاں
 ہے مدینہ ریاست الفت
 کر کے ذکر صحابہ سرور (ﷺ)
 مل گئی ہم کو صحبت الفت
 نسبت سرور دو عالم (ﷺ) ہی
 در حقیقت ہے نسبت الفت
 پیار جس کو ہوا پیہر (ﷺ) سے
 جان لی اُس نے عظمت الفت
 جس میں رب و حضور (ﷺ)، دونوں تھے
 شب استوا تھی خلوت الفت
 ہے پسندیدہ خدائے غفور
 در سرور (ﷺ) پہ لگت الفت
 پشت پر ہاتھ ہے پیہر (ﷺ) کا
 کر رہا ہوں حمایت الفت
 میں جو محمود پہنچا طیبہ میں
 کام آئی وساطت الفت



کل رات بزمِ نعت میں یہ کیفیت ہوئی
 بندہ کوئی قریب نہ تھا دور دور تک
 دل کی زباں میں نعت جو کوئی کہی گئی
 اس کا اثر ہوا ہے مرے لاشعور تک
 مدحِ نبی (ﷺ) میں لال رہے گی مری زباں
 دنیائے کم سواد سے یومُ النشور تک
 چاہا جو رب نے ہو گی دعا مستجاب یہ
 شہرِ نبی (ﷺ) میں سوؤں گا میں کفِّحِ صور تک
 محمود کو تو قُربِ پیہر (ﷺ) کی ہے لگن
 زاہد کی خواہشیں رہیں غلامِ و حور تک



جب سے ہوئی قدومِ پیہر (ﷺ) سے مستفید
 اُس رات سے کچھ اور ہوا کہکشاں کا رنگ

دیتے تھے وہ گواہی پیہر (ﷺ) کو دیکھ کر
 بعدِ بلائِ جم نہیں پایا ازاں کا رنگ



صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارا سرورِ عالم (ﷺ) سے ہے وفا مسلک
 رہے گا حشر تک اپنا یہی سدا مسلک
 حبیبِ خالقِ کونین (ﷺ) کی ثنا مسلک
 ہوں مُفتر کہ یہی ہے مرا خُوشا، مسلک
 نہیں ہے فضلِ نبی (ﷺ) سے مرا ریا مسلک
 مُداہت کا مخالف تو ہے کھرا مسلک
 ہے اپنا، اپنے نبی (ﷺ) سے عقیدتوں کا امین
 کلامِ ربِّ جہاں میں گُندھا ہوا مسلک
 ادب سے، خامشی سے شہرِ طیبہ جا پہنچا
 سکھا گئی ہے یہی مجھ کو تو صبا مسلک
 حضور (ﷺ) نے تو ہمیں بھائی بھائی فرمایا
 ہے تفرقے پہ جو قائم، ہے ناروا مسلک
 نبی (ﷺ) سے اُس مجھے، آپ دیں کی بات کریں
 یہ راہِ راست ہے میرا، یہ آپ کا مسلک
 کلامِ رب میں ہیں حُتِ رسول (ﷺ) کی باتیں
 یہی رشید ہے اپنا لکھا پڑھا مسلک



صلی اللہ علیہ وسلم

جو دل ہیں شر مرسلاں (ﷺ) سے پرے
وہی دل ہیں امن و امان سے پرے
جہاں تھا نہ ذی روح کوئی، گئے
ہمارے پیہر (ﷺ) وہاں سے پرے
فقط ذات رب ساتھ تھی آپ (ﷺ) کے
گئے جب زماں سے، مکاں سے پرے
نظر سے تو گنبد کو دل میں بسا!
یہ شادایاں ہیں خزاں سے پرے
کریں گے شفاعت نبی (ﷺ) حشر میں
یقین سے قریں ہے، گماں سے پرے
قدم لیں جو آقا (ﷺ) کے، ہو جائیں ہم
شر سے، ضرر سے، زیاں سے پرے
کھڑا میں ہوں چوکھٹ پہ سرکار (ﷺ) کی
اجل لے چلے جب جہاں سے پرے
خدا یا! نہ رکھنا مجھے حشر میں
حیپ خدائے جہاں (ﷺ) سے پرے
عزیز اپنی محمود ہے زندگی
رہوں کیسے اُس آستاں سے پرے



صلی اللہ علیہ وسلم

نعتیں طیبہ کی جو بندہ بھلاتا ہی نہیں
نعتی مدح غیر آقا (ﷺ) کے وہ گاتا ہی نہیں
جو علاقہ ہی نہیں رکھتے ہیں نعت پاک سے
ایسے بد بختوں سے میرا کوئی ناتا ہی نہیں
اپنے گھر سے جب نکلتا ہوں سفر کے واسطے
میں ہوا شہر رسول حق (ﷺ) کے جاتا ہی نہیں
جو در سرکار والا (ﷺ) کا نہیں در یوزہ گر
اس کو نئے توحید کی خالق پلاتا ہی نہیں
رب کے آگے صُرف، یا اسم رسول پاک (ﷺ) پر!
اپنے سر کو نہیں ہوا اس کے، جھکاتا ہی نہیں
امتحانِ قبر میں ناکامیوں کا کیا سوال
جب سبق ”صلّ علی“ کا میں بھلاتا ہی نہیں
اچھے لفظوں میں فقط سرکار (ﷺ) کو کرتا ہوں یاد
غیر اس ڈر سے مری سوچوں میں آتا ہی نہیں
جو درودِ مصطفیٰ (ﷺ) کے عاجل صادق نہیں
ایسوں کو شہر رسول رب (ﷺ) بھلاتا ہی نہیں
جس میں ہستی کوئی طیبہ کے سوا آئے نظر
اس طرح کے خواب کا محمود ماتا ہی نہیں



صلی اللہ علیہ وسلم

جاں نثار آقا (ﷺ) کو خالق نے زالے بخشے
 مارے اصحاب بہت چاہنے والے بخشے
 پنے تہید احادیث نبی (ﷺ) نے ہم کو
 خوب سرکار (ﷺ) کی سیرت کے حوالے بخشے
 ہم نے سوچا تھا، ترشح ہی ہمیں کافی ہے
 ابر اطفاف کے سرکار (ﷺ) نے جھالے بخشے
 دین اور ذات کے سب دشمنوں کو، آقا (ﷺ) نے
 ذالیاں پھولوں کی، عرفان کے ڈالے بخشے
 ایسے لوگوں کو جنہوں نے انہیں پتھر مارے
 لطف پیہم کے پیہم (ﷺ) نے ہمالے بخشے
 ان کو آقا (ﷺ) کی محبت جنہیں وافر بخشی
 رب نے مدحت کے بھی اسلوب زالے بخشے
 میرے آقا (ﷺ) نے خواتین جہاں کی خاطر
 حفظ توقیر کے مقصد سے دوشالے بخشے

آپ (ﷺ) نے بندے جھکائے جو خدا کے آگے
 رب نے بھی آپ کو جاں دارنے والے بخشے
 اپنے محبوب پیہم (ﷺ) کی مدد کو رب نے
 حمزہ و طلحہ و خالد سے جبالے بخشے
 چل کے دیکھا کہ شدائد بھی ہیں وجہ راحت
 راہ طیبہ نے، خُوشا، پاؤں کو چھالے بخشے
 نور توحید سے دل سب کے منور کر کے
 ظلمت دہر کو آقا (ﷺ) نے اجالے بخشے
 ان میں محفوظ ابد تک ہے یہ، جو خالق نے
 ان (ﷺ) کی اُمت کو عنایات کے ہالے بخشے
 حشر کے روز یہ محمود کو آقا (ﷺ) نے کہا
 جا، تجھے بخشش و رحمت کے قبالے بخشے



جو پوچھو تم مری خورسندی، خرمی کا سبب
 فقط ہے نعت نبی (ﷺ) دل کی تازگی کا سبب



صلی اللہ علیہ وسلم

رب نے محبوب (ﷺ) کے روضے کو اُجالے بخشے اور روضے نے زمانے کو اُجالے بخشے صبح صادق کے نئے دنیا میں سرور (ﷺ) آئے اس حقیقت نے سویرے کو اجالے بخشے اپنے سایے میں چھپانے کے لیے خالق نے اپنے محبوب (ﷺ) کے سایے کو اجالے بخشے بوسہ نعل پیہر (ﷺ) نے شب اشکوا میں ماہ و انجم کے اجالے کو اجالے بخشے روشنی ماہِ مدینہ (ﷺ) نے بکھیری ایسی ہر ہدایت کے ستارے کو اجالے بخشے کنزِ مخفی کو کیا عام نبی (ﷺ) نے ایسے نورِ وحدت کے خزانے کو اجالے بخشے بحرِ ظلماتِ جہاں میں جو ہر اک کو پایا آپ (ﷺ) نے اپنے پرانے کو اجالے بخشے

خوابِ غفلت سے جگایا ہے نبی (ﷺ) نے سب کو ایسے ہر نیند کے ماتے کو اجالے بخشے دھن گئی ”صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی“ کہنے کی ایسے آقا (ﷺ) نے مجھ ایسے کو اجالے بخشے شب کا اندھیارا تھا، محبوبِ خدائے کل (ﷺ) نے جب بُصیری کے قصیدے کو اجالے بخشے رسلکِ اخلاص میں آقا (ﷺ) نے پروئے بندے یوں اُتوت کے ادارے کو اجالے بخشے ظلمتِ شب میں دکھاتا ہے وہ رستہ سب کو نورِ سرور (ﷺ) نے پٹنگے کو اجالے بخشے روشنی بچوں سے شفقت کی، نبی (ﷺ) نے دی ہے اور خواتین سے ناتے کو اجالے بخشے کونوں کھدروں کو بھی آقا (ﷺ) نے کیا ہے روشن ہر غمی شخص کو، سیانے کو اجالے بخشے نعت سرکار (ﷺ) کی محمودِ خدا نے گم کر شعر کے آئینہ خانے کو اجالے بخشے



حمد و نعت

حرف آغازِ سُور میں ہیں جو حَسَد ایسے
 اُن کے تو سرورِ کونین (ﷺ) ہی معنی سمجھے
 بیچے اللہ نے سارے ہی نئی تو پہلے
 اولِ خَلْقِ نبی (ﷺ) بعد میں سب کے، بیچے
 اختیاراتِ ادھر رب نے نبی (ﷺ) کو بخشے
 ادھر آقا (ﷺ) نے یہ فرمایا کہ "خاطمی میرے"
 بیجا اللہ نے محبوبِ نبی (ﷺ) کو، جن سے
 "نغمِ دنیا کے اندھیرے کو اجالے بخشے"
 ماہِ فاراں کو رکیا مہرِ ازل نے اُجلا
 شمعے نورِ ہدایت کے جہاں میں چمکے
 عرش سے اُس کو سُنَد آئے گی منظوری کی
 اپنے آقا (ﷺ) کے وسیلے سے جو عرضی بیچے
 رب نے دوزخ تو بنا رکھی ہے لیکن یارو
 کس لیے جاہدِ ناعت کو ہوں اس کے خدشے
 اپنے اللہ سے مانگی ہے بقیعِ غرقہ
 ہم نے محمود رکھے اپنے عزائم اُونچے



صلی اللہ علیہ وسلم

پہنچا رب کا پیام حضرت (ﷺ) تک
 تو گئے وہ دُنَا کی کَلُوت تک
 تُو جو پہنچے نبی (ﷺ) کی سُنّت تک
 دُور ہوں رنج و درد و کَلُفت تک
 کتنا ارفع مقامِ سرور (ﷺ) ہے
 فکر پہنچے گی کیا حقیقت تک
 اُن کی خوشنودی کے لیے رب نے
 ذکر پہنچا دیا ہے رفعت تک
 افضلیتِ حضور (ﷺ) کی دیکھو
 پیچھے آئے گئے امامت تک
 بات "بَلَدِكَ الرَّسُلُ" نے پہنچائی
 رب کے محبوب (ﷺ) کی فضیلت تک
 میرے آقا (ﷺ) نے ہر غمی کو دن
 کو رسا کر دیا فراست تک

صَلَاةُ وَالصَّلَاةُ

رفعتِ تذکار سے ثابت ہے وقعتِ آپ (ﷺ) کی
 حشر میں دیکھیں گے سب شان و جاہتِ آپ (ﷺ) کی
 گر سمجھ اللہ دے ہم کو حدیثِ پاک کی
 دیدِ قبہ سے بھی ہوتی ہے زیارتِ آپ کی
 کام کا آغاز جب اسمِ پیغمبر (ﷺ) سے کیا
 اظہر خلقِ الصمد نے پائی نصرتِ آپ کی
 تھی احد یا تھی حنین، آخر بنی دونوں جگہ
 کافروں کی ہار کا باعث عزیمتِ آپ کی
 قصر "أَوْدَنْسِي" میں بلوا کر شبِ اسسکرا انھیں
 خالقِ کونین نے کی تھی ضیافتِ آپ کی
 رنگِ لائی آپ کی محبوبیتِ معراج میں
 غلوتِ ذاتِ خدائے گل میں جلوتِ آپ کی
 کون جانے قُرب کی کیا کیفیت اُس رات تھی
 تھی وہ رُویتِ کبریا کی یا تھی رُویتِ آپ کی

دعویٰ صادق اگر ہے الفت کا
 پہنچو سرکار (ﷺ) کی اطاعت تک
 جو بقیعِ حضور (ﷺ) سے گزرا
 ہے پانچ اس کی سیدھی جنت تک
 خلد میں خدمتِ نبی (ﷺ) کے لیے
 میں تو کر لوں گا رب کی منت تک
 چشمِ آقا (ﷺ) کی "رنج" بے شک ہے
 لوحِ محفوظ کی عبارت تک
 فکر کو میری یادِ آقا (ﷺ) نے
 کر دیا ہے رسا لطافت تک
 یادِ سرکار (ﷺ) سے سفر طے تھا
 رنج و اندوہ سے مسرت تک
 میری محمودِ شاعری کیا ہے
 ذوق ہے نعت کی ریاضت تک



صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں نے دکھائے نعت میں کھل کھل کے حوصلے
 یوں بھی نکالے ہیں دل مائل کے حوصلے
 شکل حیبِ حق (ﷺ) میں جو حق آیا سامنے
 ہونے تھے پست ہو گئے باطل کے حوصلے
 اک کوہِ استقامت و پامردی دیکھ کر
 ڈھپتے گئے قریش قبائل کے حوصلے
 کھڑا نبی (ﷺ) سے پا کے وہ ثروت نصیب تھا
 دُنیا نے دیکھے کاسے سائل کے حوصلے
 پایا کہ دستِ سرور کونین (ﷺ) سر پہ ہے
 یوں بڑھ گئے ہیں بندۂ کامل کے حوصلے
 اس خاکداں میں آگئے جس دن سے مصطفیٰ (ﷺ)
 اُس دن سے بڑھتے جا رہے ہیں رگل کے حوصلے
 بے حوصلگی موجوں کی سُندی میں آ گئی
 نامِ نبی (ﷺ) پہ بڑھ گئے ساحل کے حوصلے

شق صدرِ مصطفیٰ (ﷺ) کی ہے روایت بے جواز
 بے کثافت تھی ہمیشہ سے لطافت آپؐ کی
 آپ جب محبوبِ رب ہیں تو مُسَلَّم ہو گئی
 سب زمانوں سب جہانوں پر حکومت آپ کی
 کوئی غوث و قُطب اور ابدال بھی ان سا نہیں
 عظمتِ اصحاب کی ضامن ہے صُحبتِ آپؐ کی
 تم سبھی اک دوسرے کے بھائی ہو یہ جان لو
 ہے مسلمانانِ عالم کو نصیحت آپ کی
 جب عمل ناموں کے رافشا سے لرزتے تھے کبھی
 کام عصیاں کار کو آئی شفاعت آپؐ کی
 پہلے اعلانِ بُبُوت تک سے بھی کُفار میں
 ہو گئی ضربِ المثل آقا (ﷺ) صداقت آپ کی
 یہ تو ہے محمودِ فرمانِ خدا قرآن میں
 ہے اطاعتِ خالقِ کُل کی اطاعت آپؐ کی



صلی اللہ علیہ وسلم

غزال کے ذوق سے دامن بچا کے چلتا ہوں
 تو ساتھ نعتِ شہِ انبیاء (ﷺ) کے چلتا ہوں
 اٹھائے سر کو جو چلتا ہوں گھر سے طیبہ کو
 پہنچتا ہوں جو وہاں سر جھکا کے چلتا ہوں
 نکلتا ہوں جو میں گھر سے حجاز کی جانب
 تو اپنے آپ کو نعتیں سنا کے چلتا ہوں
 بسوئے عتبہ و مقصورہ حبیبِ خدا (ﷺ)
 انا کے قصر کو دل سے گرا کے چلتا ہوں
 جو رکشہٴ روح میں شاداہیوں کی خواہش ہو
 تو دل میں قُبَّہ کا نقشہ جما کے چلتا ہوں
 نسیمِ صُبح جو طیبہ کی سمت چلتی ہے
 میں ساتھ چار قدم اُس ہوا کے چلتا ہوں
 جنہیں ہے شاقِ محبتِ حضورِ والا (ﷺ) کی
 دلوں پہ اُن کے یس آ رہے چلا کے چلتا ہوں

میں چل پڑا جو گھر سے مدینے کی راہ پر
 تو ساتھ تھے رسائی منزل کے حوصلے
 یوں قطعِ یَدِ سارۃ کا فیصلہ ہوا
 ڈھبے نہ پائیں مُنصف و عادل کے حوصلے
 ہو پشت پر جو رن میں مددِ آنحضور (ﷺ) کی
 معدوم ہوں نہ کیسے مقابل کے حوصلے
 وہ سینہ تانے جائے گا میزان کی طرف
 تم دیکھنا درود کے عامل کے حوصلے
 محمودِ استغاثہ جو پیشِ نبی (ﷺ) کیا
 عقلمانی ہیں عقدہٴ مشکل کے حوصلے

☆☆☆☆☆

جو گوشِ ہوش سے ذکرِ رسول (ﷺ) سُننا رہا
 تو تیری آنکھ میں آئے گا نمِ کبھی نہ کبھی
 کرو گزارشیں دفنِ بقیع کی خاطر
 حضورِ والا (ﷺ) کریں گے کرمِ کبھی نہ کبھی

❁❁❁❁❁

جو کامیابی کسی امتحان میں چاہوں
 تو نعتِ پاک نبی (ﷺ) گنگنا کے چلتا ہوں
 جو یاد کرتا ہوں اپنی گناہ گاری کو
 تو شہرِ نور میں خود کو چھپا کے چلتا ہوں
 نبی (ﷺ) کے شہر کی گلیوں میں صدقِ دل سے رشید
 ہر ایک طمع سے دامن چھڑا کے چلتا ہوں



قرآن میں توصیفِ پیہر (ﷺ) کے لیے ہیں
 قرطاس پہ موتی کی طرح سے جڑے الفاظ

ہاتھ آئے ہیں سرکار (ﷺ) کی تعریف کی خاطر
 خوش ہوتے ہوئے فقرے، مہکتے ہوئے الفاظ

اس باب میں ہے دیدنی ان کی بھی مسرت
 مذاہی آقا (ﷺ) کو ٹھہکتے چلے الفاظ

مومن کے لیے مومنو! آقا (ﷺ) نے کہا ہے
 منہ سے تو نکالو نہ کبھی تم بُرے الفاظ



صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ پریشانی حالات کہاں ہو
 سرور (ﷺ) سے کہ خالق سے مناجات کہاں ہو

اللہ کو بھی موقعِ قوسین کی سوجھی

جس وقت یہ سوچا کہ ملاقات کہاں ہو

اب میری گزرتی ہے غم و درد و الم میں

اسے طیبہ میں گزرے ہوئے لمحات! کہاں ہو

مہجوری طیبہ میں سرِ روح کہ دل میں

یہ سوچتے ہیں اشک کہ برسات کہاں ہو

میں نے جو دردِ آقا و مولا (ﷺ) پہ پڑھا ہے

اب منہ تو دکھاؤ ذرا آفات! کہاں ہو

آقا (ﷺ) کی محبت کا دیا دل میں جلا ہے

اب اس میں تشنگ کی سیہ رات کہاں ہو

مربوطِ رمی رُوح ہوئی ”صلی علی“ سے

نیا کے پراگندہ خیالات! کہاں ہو

تابانی نہیں چھائی ہے چہرے پہ بیخوست

اے کوچہ سرکار (ﷺ) کے ذرات! کہاں ہو

پروانہ ربداری طیبہ نہیں آیا

اے فرحت و بہجت کی علامات! کہاں ہو

ناموسِ بیبیر (ﷺ) کے تحفظ کے عمل میں

آجائے اگر موت تو پھر مات کہاں ہو

یہ کفر کی سوچیں ہیں پنے اُمتِ سرور (ﷺ)

کرنا ہے شکار اس کے لیے گھات کہاں ہو

بے دفر تو اعمال کے باعث ہے مسلمان

کیوں کہتا ہے آقا (ﷺ) کی عنایات! کہاں ہو

اب سابقہ محمود کا میزاں سے پڑا ہے

مداحی سرکار (ﷺ) کے نعمات! کہاں ہو



لب پر جو مرے صلّٰ علی کا ہے وظیفہ

دل پر نہ ہو کیوں سایۂ اُطافِ نبی (ﷺ) کا



صلی اللہ علیہ وسلم

کرم سرکار والا (ﷺ) کا تھا دنیا سے جداگانہ

عطا سے کب رہا محروم اپنا تھا کہ بیگانہ

نہیں ہے ذرہ بھرا مکاں سمجھ میں اُس کی آجانا

مقامِ مصطفیٰ (ﷺ) چاہو جو تم شیطان کو سمجھانا

مری ہر شام روشن تر ہے یوں ہر صبح تاباں سے

درودِ مصطفیٰ صلّٰ علی پڑھتا ہوں روزانہ

مرے سرکار والا (ﷺ) کا کرم چاہے تو ہو جائے

قبولِ عتہٰ عالی مری آنکھوں کا نذرانہ

وہ جن کو دولتِ اُنسِ نبی (ﷺ) کم کم میتر ہے

بروزِ حشر پڑ جائے گا اُن لوگوں کو پچھانا

اگر اس میں نہ بابِ مدح سرکار جہاں (ﷺ) ہوتا

توجّہ کے تو لائق ہی کہاں تھا اپنا افسانہ

مقامِ اعلیٰ دیا یوں غازی علم الدین کو رب نے

وہ شمعِ الفتِ محبوبِ خالق (ﷺ) کا تھا پروانہ

عطائے رحمتِ سرکار ہر عالم (ﷺ) کا باعث ہے

مرا ہر سال شہرِ سرورِ گل (ﷺ) کی طرف جانا

صلی اللہ علیہ وسلم

نبی (ﷺ) کا شہر ہے صد مرحبا رشکِ پری خانہ
یہی ہے لائق مدح و ثنا رشکِ پری خانہ
پری زاد و پری پیکر یہاں کے سب کبوتر ہیں
اسے کہتے ہیں شہرِ خوشنما رشکِ پری خانہ
پری چہرہ پری خوش گربگان شہرِ آقا (ﷺ) ہیں
اسی باعث یہ ہر اک کو لگا رشکِ پری خانہ
یہاں نازک دلاویز اور دیدہ زیب بندے ہیں
تو ہے گویا دیارِ مصطفیٰ (ﷺ) رشکِ پری خانہ
ہیں جو زیرِ زمیں ہیں زندہ و پابندہ وہ تک بھی
ہوا یوں شہرِ محبوبِ خدا (ﷺ) رشکِ پری خانہ
ہیں آرامیدہ اس جاہل بیتِ پاک آقا (ﷺ) کے
یہ قبرستان گویا بن گیا رشکِ پری خانہ
بشعِ پاک شہرِ سرورِ کونین (ﷺ) کو جانچو
نہیں اس سا کوئی زیرِ سما رشکِ پری خانہ

کہ جس سے علم ہو شانِ حبیبِ خالق گل کا
کہاں سے لائے گا آپ ایسا کوئی پیانا

صحابہ کب انھیں در پر کھڑے ہو کر ہلاتے تھے
نبی (ﷺ) کے گھر میں داخل کب کوئی ہوتا تھا دُرا
حضور (ﷺ)! احکام جاری کیجیے اس کی صفائی کی
بنا ڈالا ہے اپنے قلب کو ہم نے صنم خانہ

ہیں حورانِ بہشتی یوں زیارت کے لیے حاضر
”کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ“

بہت محمود مجھ پہ دسترس پانے کی خواہش تھی
مگر ”صلِّ علی“ سُن کر ہوا شیطانِ کھسیانا



طیبہ کی خلوتوں میں ملا ہے عجیبِ لطف
آقا (ﷺ) ہیں اور میں ہوں کوئی درمیاں نہیں



مصطفیٰ (ﷺ) جب حطیم سے نکلے
تھا قدم لامکاں کے زینے پر



مجھے اس میں اگر تدفین کا حاصل ہو پروانہ
 تو بن جائے ہمارا دل بھی کھرا رہکِ پری خانہ
 بنے یمنِ قدومِ پاک سرکارِ دو عالم (ﷺ) سے
 صفا و مَرُوہ و ثَوْر و حِرا رہکِ پری خانہ
 ہمارا دل ہے عقیدت آشنا اصحابِ سرور (ﷺ) کا
 اسے کہتے ہیں اربابِ وفا رہکِ پری خانہ
 جو دیکھی دل پذیرِ خاگردانِ ارضِ طیبہ کی
 تو نازش نے مدینے کو کہا رہکِ پری خانہ
 بناتِ 'ازواج' اصحابِ نبی (ﷺ) آرام فرما ہیں
 "تو سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رہکِ پری خانہ"
 محبتِ جب سے ہے محمودِ اس میں اپنے آقا (ﷺ) کی
 اسی دن سے ہمارا دل ہو گیا رہکِ پری خانہ



خدایا! اس میں ہے ایزاد کی مجھے خواہش
 نبی (ﷺ) سے پیار ہو کچھ اور بھی فزوں میرا



صلی اللہ علیہ وسلم

دکّا کے قصر کی خلوت میں کوئی اور کب پہنچا
 ہیں اس عظمت کے حامل تو رسولِ محترم (ﷺ) تنہا
 کلامِ اللہ کو غائرِ نظر سے میں نے جب دیکھا
 بیانِ رازِ اسرا میں نظر آیا ہے کچھ رِخفا
 مجھے رخلعت عطا فرما دیا خالق نے بخشش کا
 ہمارا دامنِ ریاضِ جنتِ آقا (ﷺ) میں جب پھیلا
 خدا نے سر پہ میرے چترِ اُطاف و کرم تانا
 بردائے الفتِ سرکارِ ہر عالم (ﷺ) کو جب اوڑھا
 مجھے تو ایک ہی مالک نے اعزازِ سفرِ بخشش
 نکلتا ہوں میں جب گھر سے تو چلتا ہوں سُوئے طیبہ
 نہ کیوں خُوشنودیِ آقا (ﷺ) ہو مقصودِ سخنِ اپنا
 خدا نے کر دیا ذکرِ نبی (ﷺ) اُن کے لیے اونچا
 حسابِ روزِ محشر کا اسے کیا ہو گا اندیشہ
 رسولِ پاک (ﷺ) نے خاطر کو فرمایا کہ ہے میرا

صلی اللہ علیہ وسلم

ہم نے جذبات عقیدت جو بسائے دل میں
 یاد طیبہ کے عجب دیپ جلانے دل میں
 در سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تصویر جو لائے دل میں
 نور سا پھیل گیا اپنی فضائے دل میں
 کر لو آسمان خداوند جہاں کی تسبیح
 انس سرکار ہمیں جاہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سمائے دل میں
 کچھ جو اشرا کے رُموز اپنی سمجھ میں آئے
 ہم نے اُسرار وہ سارے ہی چھپائے دل میں
 بند ہوتی ہوئی پاؤں گا کہیں اس کی دھڑکن
 میرے سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کسی روز جو آئے دل میں
 بہر تسکین بنا دی ہے خدائے گل نے
 یاد اُطاف پیہر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سرائے دل میں
 ہم نے پہنچائی ہے آنکھوں کی زبانی طیبہ
 عرض جو روز تڑپتی تھی صدائے دل میں
 مطمئن یوں بھی ہے محمود کہ وہ رکھتا ہے
 ایک تصویر مدینے کی خلائے دل میں



تھی چودہ سو برس پہلے تک ظلمت وہاں پر بھی
 شہوں تک کے مدینے میں ہر اک لمحہ ہے اب اُجلا
 میں جب بھی نیند سے آنکھوں گا ہوں گا شہر سرور (صلی اللہ علیہ وسلم) میں
 مجھے تو جاگتے میں بھی نظر آتا ہے یہ پہنا
 جو جاں دے عزت و ناموس آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے تحفظ میں
 وہی تو امتی سرکار ہر عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ہے سچا
 تلاشِ رُخس سرور (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نہ سرگرداں رہے کوئی
 کسی نے نور کا دیکھا کہیں پر بھی کبھی سایہ
 عقیدت کا تعلق آقا و مولا (صلی اللہ علیہ وسلم) سے قائم رکھ
 تو آ جائے گا دار و گیر روزِ حشر میں ورنہ
 اساسِ ایقان کی محمود ہے قول پیہر (صلی اللہ علیہ وسلم) پر
 بقیح پاک میں پہنچا تو میں جنت گیا سیدھا



ہو گا تدفین مدینہ کا شرف بھی حاصل
 رنگ لائے گی پالاخر یہ تمنا میری



صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہو گی حاصل جس کو آقا (ﷺ) کی مدد
چاہیے کب اُس کو دنیا کی مدد
قدرتیں رب سے ملیں سرکار (ﷺ) کو
آپ نے جس کی بھی چاہا، کی مدد
ہر پریشانی میں، رنج و درد میں
آپ (ﷺ) نے کی نام لیوا کی مدد
سیدھا جو دشمن رہا سرکار (ﷺ) کا
آپ نے اُس کی بھی اُٹا، کی مدد
صرف تھی رحمت رسول اللہ (ﷺ) کی
وقتِ مشکل جس نے تنہا کی مدد
کی حبیبِ خالقِ کونین (ﷺ) نے
موسیٰ و یعقوب و عیسیٰ کی مدد
مصطفیٰ (ﷺ) ”رائی“ نہیں، مالک تو ہیں
کرتے ہیں اپنی رعایا کی مدد
مانگ لے محمود تو سرکار (ﷺ) سے
وہ سخی کرتے ہیں منگتا کی مدد



صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی (ﷺ) کا نہیں ہے ادب بے حقیقت
جو ہیں اور باتیں، وہ سب بے حقیقت
مدحِ حبیبِ خدائے جہاں (ﷺ) میں
کوئی بات کی میں نے کب بے حقیقت
نبی (ﷺ) ہی کا تو دین لایا ہوا ہے
جہاں ہیں کُتب اور نُسب بے حقیقت
اگر قلب یاد نبی (ﷺ) میں لگن ہے
تو احساسِ رنج و طرب بے حقیقت
چلا چل مدینے کے دارِ ایشفا کو
وگرنہ ہیں سارے مطب بے حقیقت
جو کشتی کے محبوب رب (ﷺ) ناخدا ہیں
تو طوفانِ رنج و تعب بے حقیقت
نہ ہو شامل حال نصرت نبی (ﷺ) کی
تو سب کوششیں بے سبب، بے حقیقت
پیہر (ﷺ) کی محمود چاہو محبت
سوا اس کے، ہر اک طلب بے حقیقت



صلی اللہ علیہ وسلم

بیرونی جو کرتا ہے مصطفیٰ (ﷺ) کی سیرت کی رب نوید دیتا ہے اُس کو امن و راحت کی مومنوں کو حاجت ہو جب بھی رحم و رافت کی راہ لیں تنگ و دو سے وہ در رسالت کی مسکن پیہر (ﷺ) سے جس نے بھی محبت کی ہاتھ آگئیں اُس کے، گنجیاں فراست کی مصطفیٰ (ﷺ) کو بھی اس نے، کی عطا جو یکتائی اک چہت تو یہ بھی ہے کہریا کی وحدت کی جس نے لکھ دیا ہم کو مصطفیٰ (ﷺ) کی اُمت میں نقری عبارت تھی ایک ہلک قدرت کی رات پائی سرور (ﷺ) نے اپنے رب اکبر سے اک نئی بصارت کی، یعنی اس کی رویت کی ساتھ میں ابو بکر و مرتضیٰ کی باتیں ہوں بات جب کرے کوئی اُن (ﷺ) کے وقت ہجرت کی اک طمانیت دل کو یوں رشید ملتی ہے میں نے نعت سرور (ﷺ) کی کچھ نہ کچھ تو خدمت کی



صلی اللہ علیہ وسلم

کیا لطف اکرام خیر البشر (ﷺ) نے تو نعمتیں کہیں میرے حسن ہنر نے مجھے نعت آقا (ﷺ) کا جوگر بنایا دعاؤں نے ماں کی پپر کی نظر نے ہلاتے ہیں پھر اپنے در پر پیہر (ﷺ) کیا پُرسرت مجھے اس خبر نے مجھے کر لیا اپنا لُفُو عزیزو! مدینے کی ہر شب نے ہر اک سحر نے یہاں آؤ پانے کو ہر خیر لوگو! صدا دی مدینے کے دیوار و در نے پہنچتے ہیں طیبہ میں ہر روز طائر انھیں تو سہارا دیا بال و پر نے قضا سے ملاقات طیبہ میں ہو کاش! یہ خواہش لگی میرے دل سے ابھرنے

جو پہنچا ہوں محبوب حق (ﷺ) کے گھر میں دکھایا نتیجہ ثنا کے اثر نے جھکاتا ہوں اس کو جو گنبد کے آگے اسی سے ہے پایا وقار اپنے سر نے نبی (ﷺ) کے صحاب کرم کی عطا میں مدد میری کی ہے مری چشم تر نے چمکتا نظر آئے گا سب جہاں کو کہ تعمیل حکم نبی (ﷺ) کی قر نے پیہر (ﷺ) کی چوکت پہ سارے گدا ہیں کہ ٹیکے ہیں گھٹنے یہاں کز دفر نے چلو اس پہ محمود اور پاؤ جنت نمونہ دکھایا وہ خیر البشر (ﷺ) نے



قریب تر تھی جو قوسین کی لطافت سے نبی (ﷺ) کی رب سے وہ قربت بھی اک حقیقت ہے



صلی اللہ علیہ وسلم

میرے آقا سرور کون و مکاں (ﷺ) کا مرتبہ خالق و مخلوق کے ہے درمیاں کا مرتبہ جس نے حفظِ حرمتِ محبوب رب (ﷺ) میں جان دی بڑھ گیا نزدیک رحماں اُس کی جاں کا مرتبہ جس زباں پر اسم سرکار جہاں (ﷺ) کا ورد ہے مشر میں دیکھے گی دنیا اُس زباں کا مرتبہ نحو لیے اُس نے صیب پاک خالق (ﷺ) کے قدم ہو گیا اس سے مُسَلَّم کہکشاں کا مرتبہ خاکداں والوں نے اسرا کی خبر پائی جو نہی آ گیا اُن کی سمجھ میں لامکاں کا مرتبہ کر دیا رب نے بیاں اپنے کلام پاک میں سرور کون و مکاں (ﷺ) کے آستاں کا مرتبہ باپ کی عظمت بھی آقا (ﷺ) نے بیاں فرمائی ہے اور انھی نے ہم کو بتلایا ہے ماں کا مرتبہ

وجہ عزت گنبد اخصر کی ہے موجودگی
 ہو مقابل ارض کے کیا آسمان کا مرتبہ
 آدمی طیبہ کو جائے دید روضہ کے لیے
 ہے مکیں کے دم سے ہی قائم مکاں کا مرتبہ
 گھل کے آئے گا نظر ہر ایک کو محشر کے دن
 ناعت سرور (ﷺ) کا حق کے تر جہاں کا مرتبہ
 دل سے توقیر رسول پاک (ﷺ) جس نے کی نہیں
 کیسی عزت پائے گا وہ اور کہاں کا مرتبہ
 جس نے کی محمود مدحت سرور و سرکار (ﷺ) کی
 بڑھ گیا نزد خدا اُس کے بیاں کا مرتبہ



جو ہجر شہر پیہر (ﷺ) میں اشک چپکے تھے
 وہی حضوری کے گوہر بنے مقدر سے



یہ جو آج یاد در مصطفیٰ (ﷺ) ہے
 مجھے حاضری کا اشارہ ملا ہے



صَلَّىٰ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

زباں ہو "صَلَّىٰ عَلَيَّ" سے جو بہرہ در پہلے
 ہو عرض بعد میں اور اُس کا ہو اثر پہلے
 جو دید کعبہ رب جہاں کی خواہش ہو
 نبی (ﷺ) کے شہر کی جانب کرو سفر پہلے
 نہ لب کو کھونٹا قدموں کو روک کر رکھنا
 کہ پنچے نعبہ عالی پہ چشم تر پہلے
 اثر ہے سب یہ انکشت حبیب رحماں (ﷺ) کا
 فروزاں چرخ پر اتنا نہ تھا قمر پہلے
 میں سو کے اٹھا تو پایا پیام طیبہ کا
 ملی تھی صحیح سویرے یہی خبر پہلے
 میں پہلی بار جب طیبہ نگر میں جا پہنچا
 در حضور (ﷺ) پہ سر سے جھکی نظر پہلے
 وہ سارے لوگ بیشت بریں کو چل دیں گے
 نگاہ اٹھے گی سرکار (ﷺ) کی جدھر پہلے

جو جانا چاہے پیہر (ﷺ) کے شہر دکش کو
 نچے وہ "نیں" کو اور چھوڑے وہ کر وفر پہلے
 تمھاری کٹیا میں نورِ حضور (ﷺ) چمکے گا
 محل آسا کا کرو گے اگر کھنڈر پہلے
 نویدِ خلدِ بریں حشر میں ملے گی تجھے
 نبی (ﷺ) کے حکم کی تعمیل بھی تو کر پہلے
 منے گا چاپ تو رضواں کے پاؤں کی فوراً
 دیارِ سرور کون و مکان (ﷺ) میں مَر پہلے
 رشیدِ بادِ صبا رازنِ حاضری لائی
 کبھی لگی نہ تھی وہ اتنی معتبر پہلے



شہرِ نبی (ﷺ) میں حاضری کا لطف کیا کہوں
 وہ بے نیاز ہاؤ ہوئے ماہ و سال ہے

مت پوچھو مصطفیٰ (ﷺ) کی قلمرو کی وسعتیں
 اس کا علاقہ حصرِ جنوب و شمال ہے



صلی اللہ علیہ وسلم

ہم قعرِ ضلالت میں تھے، تھا ڈور کنارا
 آقا (ﷺ) نے ہمیں ساحلِ رحمت پہ اُتارا
 کیسے ہوں کھڑے خادمِ آقا (ﷺ) کے مقابل
 وہ قیصر و کسری ہوں کہ اسکندر و دارا
 اس سے تو بڑا کوئی نہیں صاحبِ ثروت
 جس نے درِ سرکار (ﷺ) پہ ہاتھ اپنا پُسارا
 جاں ماہِ مدینہ (ﷺ) کے جو ناموس پہ وارے
 ہو اوج پہ اُس شخص کی قسمت کا ستارہ
 کاٹور تھا اندوہ تو عنقا تھے شدائد
 جب درود و مصیبت میں اُنھیں نہیں نے پکارا
 سرکار (ﷺ) کی رحمت نے مُنکُ حرفِ سکینت
 میرے دل پڑمردہ و محزوں پہ اُتارا
 جو عظمتِ سرکارِ جہاں (ﷺ) سے ہو فروتر
 رب کو تو نہیں ایسا اشارہ بھی گوارا

صَلَاةُ وَالْوَالِدِينَ

زُور نے ظلمت کا نہیں پایا ہے سایہ
 دیکھا گیا طیبہ میں ہمہ وقت اجالا
 ہم ان کے کہے پر نہ عمل کر کے، ہیں رُسا
 سمجھو کہ پیہر (ﷺ) کی نظر میں ہے تماشا
 خاے کو پے نعت جوئی ہاتھ نے تھاما
 شاعر جو تھا، وہ سایہ اُطف میں آیا
 محشر میں جہاں ہو گا بہت بھیڑ بھڑکا
 اک خیمہ الگ نعت سراؤں کو ملے گا
 کیا پوچھتے ہو "صَلِّ عَلَيَّ سَيِّدِنَا" کی
 اس ورد میں پایا ہے ہر اک غم کا مداوا
 میزاں پہ جوئی نیکی ہدی سامنے آئی
 کام آئے گا سرکار (ﷺ) سے نسبت کا حوالہ
 کمتر جو کوئی بات ہو رتبے سے نبی (ﷺ) کے
 ہو جاتا ہے مؤمن تو وہیں آگ ہوگا

پہلے تو تصور ہی نہ تھا اس کا جہاں میں
 سرکار (ﷺ) نے تہذیب و تمدن کو سنوارا
 بدعتی نے وہشت کی طرف اس کو دھکیلا
 مُسلم پہ کرم کیجیے سرکار (ﷺ)! خدارا!
 پتلی پہ نہیں نقش اگر عتبہ سرور (ﷺ)
 "کس کام کا پھر دیدہ پینا ہے ہمارا"
 اندیشہ اسے پُرسش محشر کا نہیں ہے
 محمود کو ہے نُصرت سرور (ﷺ) کا سہارا



قسمت سے گویا عرش مُقَدَّر مجھے ملا
 دربارِ مصطفیٰ (ﷺ) میں جوئی حاضری ہوئی
 اسم نبی (ﷺ) پہ جس نے جھکایا سر عزیز
 سب کو لگے گی بات اُسی کی بنی ہوئی
 ہیں اہل کبر رائدہ درگاہِ مصطفیٰ (ﷺ)
 مقبول بارگاہِ نبی (ﷺ) عاجزی ہوئی



ہر مادِح سرکار (ﷺ) اسی دُھن میں لگا ہے
 مدّاحی سرور (ﷺ) کو ہو مضمون اچھوتا
 اجرامِ فلک ہوں کہ تیرے ارض کے حشرات
 ہیں سارے ہماری ہی طرح اُن (ﷺ) کی رعایا
 مرنے بھی وہیں، دفن بھی ہونا ہے مدینے
 یہ دعویٰ بھی اپنا ہے، یہی اپنی تمنا
 دل جس کا تہی یاد نبی (ﷺ) سے ہے، وہ کیا ہے؟
 بندہ ہے وہی جو کہ عقیدت ہو سراپا
 اے مادِح سرکار نہیں جاہ! مبارک!
 ہر نعت بنے گی تری جنت کا قبّالہ
 پہلے ہی سُوئے خلد چلے جائیں گے ناعت
 جو مُتقی بندے ہیں، انھیں ہو گا اچھنچا
 دیکھے ہی نہیں اس نے جو قدین کے جلوے
 ”کس کام کا پھر دیدہ پینا ہے ہمارا“
 مہجوری کے اشکوں سے جو تم دل کو بھگوو
 طیبہ سے تمہیں آئے گا محمودؐ ہلادا



صَلَاةُ وَالْوَالِدِينَ

مدّاح پیہر (ﷺ) جو ہے، پیارا ہے ہمارا
 جو ایسا بھی بَحث ہے، اپنا ہے ہمارا
 مدّاحی کا اُسْلُوب انوکھا ہے ہمارا
 کہتے ہوئے دل زور سے دھڑکا ہے ہمارا
 یہ دیکھ لو، ہم ذکرِ پیہر (ﷺ) میں مگن ہیں
 یہ حال ہمارا ہے تو فردا ہے ہمارا
 ہم مسکن سرکارِ مدینہ (ﷺ) کو چلے ہیں
 دل یاد میں آقا (ﷺ) کی جو تڑپا ہے ہمارا
 سرور (ﷺ) سے جو ہیں دُور، ہم اُن کے ہیں مخالف
 ہیں جتنے ثنا گو، وہ قبیلہ ہے ہمارا
 آقا (ﷺ) کی وساطت سے رسا ہو گئے رب تک
 کس درجہ مؤثّر یہ وسیلہ ہے ہمارا
 ہنس کر ہمیں محشر میں نبی (ﷺ) دیکھ رہے ہیں
 گو آگے گناہوں کا پلندا ہے ہمارا

ہم خادمِ خدامِ غلامانِ نبی (ﷺ) ہیں
 بخشش کو یہی ایک حوالہ ہے ہمارا
 کیوں اس کو ریا سے کیا جاتا ہے مَلُوْث
 کیوں نعت کی محفل میں دکھاوا ہے ہمارا
 سیرت ہی نہیں پڑھتے جو سرکارِ جہاں (ﷺ) کی
 ”کس کام کا پھر دیدہ پینا ہے ہمارا“
 محمود کہیں ہاتھِ نبی سے سنیں ہم
 دربارِ پیہر (ﷺ) میں بلاوا ہے ہمارا



دُنیا سے نہیں مدحتِ سرور (ﷺ) کا علاقہ
 یہ سازِ زمانہ تو نہیں؛ سوزِ دروں ہے
 فرزاگی میری ہے کہ میں نعتِ سرا ہوں
 دُنیا کی نظر میں یہ ہری مشقِ جنوں ہے
 گھسنے ہی کو ہے طیبہ سرکار (ﷺ) کا دیزا
 میرے لیے اتنی سی خبر نیکِ شکلوں ہے



صَلَاةُ وَالْوَالِدِينَ

اَذْكَارِ پِیہر (ﷺ) میں جو جینا ہے ہمارا
 یہ فن، یہ ہنر ہے، یہ قرینہ ہے ہمارا
 جس ماہ میں سرکار (ﷺ) کا مَوْلُوْد ہوا تھا
 بس، سال میں وہ ایک مہینا ہے ہمارا
 تسبیح کیے جائیں گے ہم اسمِ نبی (ﷺ) کی
 معموْر عقیدت سے جو سینہ ہے ہمارا
 ہجرت کے عسے رب نے پیہر (ﷺ) سے کہا تھا
 مکہ تھا تمہارا تو مدینہ ہے ہمارا
 جس دن سے بسایا ہے یہاں ”صَلِّ عَلَیْ“ کو
 اُس روز سے یہ قلبِ مدینہ ہے ہمارا
 لائیں گے اُسے سامنے میزاں کے فرشتے
 اُلقت کا جو سینے میں دفینہ ہے ہمارا
 ہر سال اگر دیدِ مدینہ نہیں ہوتی
 ”کس کام کا پھر دیدہ پینا ہے ہمارا“
 محمود جو ہے حُطِّ نبی (ﷺ) اس کا سنیرنگ
 منجدھار میں محفوظ، سفینہ ہے ہمارا



صلی اللہ علیہ وسلم

تیرا مدینے کی طرف ہے جو ہدف سفر
اس سے نہیں ہے کوئی برا باشرف سفر
سارے تو کرنے پائے یہ میرے سلف سفر
سوائے مدینہ کر چکے لیکن خلف سفر
آنکھیں ہوں با وضو تو ہو اندر بھی غسل یاب
کرنے لگو جو شہر نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سفر
رب نے قسم جو شہر پیہر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کھائی ہے
ہے "البلد" کی سمت بروئے خلف سفر
موتی ملے گا، تیری جو تقدیر ساتھ ہو
گوہر ہے قبہ، اس کے لیے ہے صدف سفر
جب خرچہ دستیاب ہو، طیبہ کو چل پڑو
ہے یہ سفر حیات کا اعلیٰ شغف سفر
میں چاہتا ہوں، پہلے دیار حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) سے
اک بار "شام" کو ہو اور سوائے "نجف" سفر
محمود، میرا شوق، مرا عجز و راکسار
کرتے ہیں شہر طیبہ کو ہم صف بہ صف سفر



صلی اللہ علیہ وسلم

عظمت آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کیا ناپے کوئی پہنائیاں
ان کی خاطر ذکر کو حاصل ہوئیں اونچائیاں
تم مفہیم کلام کبریا کو جانچ لو
ذکر آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہیں سب گہرائیاں گہرائیاں
آئی نوبت یوں بھی معراج رسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کی
ناپسند خاطر خالق ہوئیں تنہائیاں
انگلی اٹھ پائی نہ اک، سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کردار پر
مجمع ذات پیہر (صلی اللہ علیہ وسلم) میں تھیں سب اچھائیاں
تو نگاہ رحمت سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آ جائے گا
تیرے ہونٹوں سے برآمد ہوں اگر سچائیاں
امت سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) آخر کار ہو گی کامیاب
قسمت کفار میں نکھی گئیں پسائیاں
ہم کو ذکر مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے دور کر سکتا نہیں
ویسے تو کچھ شک نہیں، شیطان بہت ہے کائیاں
ہو گا جب محمود قدسین نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سنت دین
تو مسلم اس کی سمجھی جائیں گی دانائیاں



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رب سرکار (ﷺ) کو سب سے بڑا ہم نے کہا
 دُوئے قرآن خالق یہ بجا ہم نے کہا
 وَقَفَ ابْنُ دُبَيْرٍ " نے دستِ مصطفیٰ کو شانِ دی
 رب اس کو بفرمانِ خدا ہم نے کہا
 اُن کا ہاتھ رب کا بات رب کی اُن کی بات
 یہ سب کچھ بتاؤ خدا ہم نے کہا
 کے "تَرْضَاهَا" کلامِ خالق کونین میں
 (ﷺ) کی خوشنودی کو خالق کی رضا ہم نے کہا
 نھصرا پائے گا کیسے ہماری بات کو
 مدینے کے کبوتر کو ہما ہم نے کہا
 اُن کے جو دیکھے تو رسولِ پاک (ﷺ) کو
 دہر کا عقدہ کشا ہم نے کہا
 بے علم اپنے کو نبی (ﷺ) کو شہرِ علم
 والے سے تو جو بھی صدق تھا ہم نے کہا

پڑھے نعتِ نبی (ﷺ) اَسْمَاءُ پاک ان کے لکھے
 ایسے ہر انسان کو لکھا پڑھا ہم نے کہا
 نعت گو ہو جو ہمارے آقا و سرکار (ﷺ) کا
 ایسے ہر شاعر کو اپنے سے بڑا ہم نے کہا
 ہیں تمورِ طیبہ بھی اکسیرِ صحت کے لیے
 اور آبِ طیبہ کو آبِ بقا ہم نے کہا
 وجہِ تخلیقِ عوالم کس کے کہنے سے ہیں وہ؟
 دوستو! کیا حرف "لَوْ كُنَّا لَمَّا" ہم نے کہا!
 کفر کے اور شرک کے کیا مُرتکب پائے گئے
 کیا کبھی یاروا پیہر (ﷺ) کو خدا ہم نے کہا
 جو ملی محمودِ راہِ شہرِ سرور (ﷺ) میں ہمیں
 اُس صُعوبت کو سکینت آشنا ہم نے کہا



میں چھوڑ آیا ہوں بینائیِ مدینے
 اگرچہ ساتھ لے آیا ہوں آنکھیں



صلی اللہ علیہ وسلم

کرو سرکار (ﷺ) کے کہنے پہ دوامی توبہ کوئی معنی ہی نہیں رکھتی ہے وقتی توبہ میں بشر اپنا سا سرکار دو عالم (ﷺ) کو کہوں اس ضلالت سے رذالت سے تو میری توبہ رب کرم اس پہ کرے اور شفاعت سرور (ﷺ) کرنے اُٹھے جو کوئی آج نصوحی توبہ جس سے بچنے کی پیہر (ﷺ) نے ہدایت کی ہے ایسے ہر کام سے کر لیجیے سچی توبہ در سرکار (ﷺ) پہ جا کر جو خدا سے کر لیں دور کر دیتی ہیں ہر ایک خرابی توبہ ہو خطا کوئی تو آقا (ﷺ) کے وسیلے سے کرو (مومنیت کی دلاویز نشانی) توبہ اپنے ہر کام کے شاہد ہیں رسول اعظم (ﷺ) ہے عُبُثُ اپنی تو خالی یا خیالی توبہ

نام ایسے ہیں کہ اُمت میں لگیں آقا (ﷺ) کی بھائی کا قتل کیے جاتا ہے بھائی توبہ آج اگر ذلت و رُسوائی سے بچنا چاہے اُمت آقا (ﷺ) کی کرے دل سے یقینی توبہ! حشر سا حشر کیا دنیا کے بندوں نے بپا نعت بھی یافت کی خاطر ہے؟ الہی توبہ! لطف و اِکرام پیہر (ﷺ) کا اشارہ پایا اور غزل کہنے سے محمود نے کر لی توبہ



جو بندہ رسول خدا (ﷺ) کا نہیں ہے یہی سوچتا ہے کہ دنیا بنائے پڑھے جِلب زَر کی تمنا میں نعتیں کوئی پیار کو کیوں تماشا بنائے چلے چُپ سرکار (ﷺ) کے راستے پر کسی شکل میں کوئی گھانا نہ پائے



صلی اللہ علیہ وسلم

محبوب رب ہیں شاہِ رسولانِ پاک (ﷺ)
 ہیں اعتبارِ عالمِ امکانِ رسولِ پاک (ﷺ)
 رحمت سراپا ہیں شہِ ذی شانِ رسولِ پاک (ﷺ)
 اور ہیں صیبِ حضرتِ سبحانِ رسولِ پاک (ﷺ)
 اُطاف وِ راتفات کا عنوانِ رسولِ پاک (ﷺ)
 اُمت کی مغفرت کے ہیں خواباںِ رسولِ پاک (ﷺ)
 ہو دُور دل سے کاہشِ ہجرانِ رسولِ پاک (ﷺ)
 اب حاضری ہو درخُورِ امکانِ رسولِ پاک (ﷺ)
 ایسا کرم ہو بر سرِ میزاںِ رسولِ پاک (ﷺ)
 حرفِ نُلُط ہو دفترِ عصیاںِ رسولِ پاک (ﷺ)
 ہیں مقطعِ بُبُوت وِ محبوبیتِ حضور (ﷺ)
 صبحِ ازل کا مطلعِ تاباںِ رسولِ پاک (ﷺ)
 جس کو عطا حضور کریں بھیکِ لطف کی
 بندہ وہی ہے صاحبِ عرفاںِ رسولِ پاک (ﷺ)!

دُنیا ئے آب وِ گل ہے قلمز وِ حضور (ﷺ) کی
 رکھتے ہیں بخششوں کا قلمداںِ رسولِ پاک (ﷺ)
 رکھیں مری نگاہِ ندامتِ نگاہِ میں
 دیکھیں بہ سمتِ دیدہ گریاںِ رسولِ پاک (ﷺ)
 اُمت کو پھر سے عزت وِ تکریم ہو نصیب
 ایسا کوئی طریقہ آساں! رسولِ پاک (ﷺ)!
 اب تو ہمیں جگائے آقا (ﷺ) کہہ ہو گئے
 ہیں محوِ خوابِ ہائے پریشاںِ رسولِ پاک (ﷺ)!
 خلعتِ عطا ہو مُسلمِ ازل کو وِ قر کا
 ہیں تار تارِ جیب وِ گریباںِ رسولِ پاک (ﷺ)
 آیا جو شعرِ نعتِ زبانِ رشید پر
 تارا سا چکا اک سرِ مرزاںِ رسولِ پاک (ﷺ)!



جب میں نے سرِ قعرِ پیمبر (ﷺ) کو پکارا
 تھا وِ رطہ دریا بھی کنارا مری خاطر



صلی اللہ علیہ وسلم

پڑھو "صَلِّ عَلَيَّ" پیہم ابھی سے
 کرو یہ دوزد مُشْتَكَم ابھی سے
 بہ اُمیدِ سحابِ لطفِ سرور (ﷺ)
 ہے مژگاں پر نمِ شبنم ابھی سے
 جسے جانا ہے میرے ساتھ طیبہ
 اُسے کہتا ہوں میں محرم ابھی سے
 تو جب جائے گا، جانا، پر بہ نیت
 ہو طیبہ کی طرف کو زَم ابھی سے
 ہے محشرِ دور، پر غیرِ نبی (ﷺ) پر
 نظر آتا ہے رب برہم ابھی سے
 مدینے جانے کی نیت جو کی ہے
 رکھو تم اپنے سر کو خم ابھی سے
 ابھی چھ ساعتوں پر ہے مدینہ
 ہوئی کیوں آنکھ میری نم ابھی سے

شفاقت کی تَوَقُّع ہے تو پھر کیوں
 کسی بھی رنم کا ہو غم ابھی سے
 یقینیں جب ہے سَخائے مصطفیٰ (ﷺ) پر
 تو ہے کم دل میں کیف و کم ابھی سے
 نبی (ﷺ) کے شہر کے ویزے کی خاطر
 مَرے جاتے ہیں گویا ہم ابھی سے
 پڑھوں گا نعتِ محشر میں بھی لیکن
 لیا یہ ہاتھ میں پرچم ابھی سے
 اُمیدِ دُفنِ شہرِ مصطفیٰ (ﷺ) میں
 مرا کیوں نکلا جائے دم ابھی سے



دل سے طیبہ کو دیکھ سکتے ہو
 کب یہ محدود ہے بصارت تک
 بیرونی حضور (ﷺ) سے پہنچو
 علم تک، فہم تک، فراست تک



صلی اللہ علیہ وسلم

اک راستہ یہی ہے دلوں کے کشود کا
عامل رہا ہوں اس لیے میں بھی دُرد کا

جشن مسرت ایک اک بندہ پنا کرے
انسانیت میں اپنے نبی (ﷺ) کے ورد کا
تو قابل بہشت بنا خود کو پڑھ کے نعت

حق تجھ پہ اتنا کچھ تو ہے تیرے وجود کا
اُمت نبی (ﷺ) کی کار جہاں میں بھی ہوگی
رکھے خیال اس میں بھی شرعی حدود کا

دل میں اگر محبت محبوب رب (ﷺ) نہیں
کیا فائدہ ہے خود و قیوم و نعود کا

سرکار (ﷺ)! نام لیوا تو ہیں آپ کے مگر
چلتا ہے حکم ہم پہ ہنود و یہود کا
آقا حضور (ﷺ)! دور عمل کا ہو رانحطاط

خوگر مسلمان ہو گیا رقص و سرود کا
محمود خاک طیبہ کی تکریم کم نہ ہو
جتنا بھی ظلم تم پہ ہو چرخ کبود کا



صلی اللہ علیہ وسلم

جو راتباغ نبی (ﷺ) گام گام کر لیں گے
وہ لوگ دشمنوں تک کو بھی رام کر لیں گے

دیار آقا (ﷺ) پہنچ کر سلام کر لیں گے
تو غلڈ جانے کا ہم اہتمام کر لیں گے

اگر محبتوں کو آپ عام کر لیں گے
سکوں سے زندگی اپنی تمام کر لیں گے

زباں نہ کھول سکے ہم نموا جہتہ پہ اگر
تو چشم رجز کو جو کلام کر لیں گے

نعود میں جو نبی (ﷺ) کو سلام کرتے ہیں
درد خوانی کی خاطر قیام کر لیں گے

پکارتے ہیں رسول خدا (ﷺ) کو بہر مدد
تو اس حوالے سے ہر ایک کام کر لیں گے

دعا کے بل پہ بقیع حضور (ﷺ) میں جا کر
ہم اپنی زندگی کا اختتام کر لیں گے

قبالہ حشر میں محمود رستگاری کا
نبی (ﷺ) کا دامن اُطاف تمام کر لیں گے



صلی اللہ علیہ وسلم

نعت کہنے کی جو خالق سے ملی ہے رخصت میرے افکار سے ہر بے اثری ہے رخصت ذہن طیبہ کی تمنا مری، پوری ہو گی طاق خواہش میں مرے، رب نے دھری ہے رخصت شہنمیت نے دیا ساتھ رو طیبہ میں میں جو پہنچا ہوں مدینے تو نمی ہے رخصت کہیے جو "صلی علی" نام نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو سن کر یہ عزیمت ہے جو لوگوں نے کہی ہے رخصت میں نے جو قبۃ سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھا دل سے بعد میں اس کے، مری خوش نظری ہے رخصت کیوں نہ کچھ اس میں میں سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدحت کر لوں چند روزہ جو مجھے موت نے دی ہے رخصت نعت کہتے ہوئے تمہید خدا کہنے کو میں نے سرکار نہیں جاہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے لی ہے رخصت غیر سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محمود ہو جس میں مدحت ایسے اشعار سے تو باہنری ہے رخصت



صلی اللہ علیہ وسلم

نام آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کا جو ہر صبح و مسالینا ہوں آپ سے روز میں نعتوں کا صلہ لیتا ہوں یاد طیبہ میں جو دو آنسو بہا لیتا ہوں گویا میں ابر عنایات کو جا لیتا ہوں کچھ مرے ذوق نے شعروں کو جلا بخشی ہے اور قرآن سے کچھ حرف ثنا لیتا ہوں میری تو قبر میں بھی روشنی ہو گی وافر شہر سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذروں سے ضیا لیتا ہوں میرے نزدیک نہیں آتا فنا کا خدشہ ذوق تدفین مدینہ سے بقا لیتا ہوں یہ مرے ذوق عقیدت کا رویہ دیکھو نعت کہتا ہوں تو اپنے کو سنا لیتا ہوں جھولی بھی میری بھری رہتی ہے گھر بھی لوگو! اپنے سرکار دو عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دیا لیتا ہوں

اس کو کہتا ہوں غلامانہ سعادت اپنی
 نام سنتا ہوں تو گردن کو جھکا لیتا ہوں
 اور کیا مجھ سے عبادت کی توقع یارو!
 نعمتِ مدحتِ سرکار (ﷺ) تو گا لیتا ہوں
 اعتراض آپ کو کرنے کی ضرورت کیا ہے
 نعت جب کہتا ہوں میں آپ کا کیا لیتا ہوں
 مجھ سے محمود بہت اہلِ مدینہ خوش ہیں
 نعت جب اُن کو سنانا ہوں دعا لیتا ہوں



ہنس کھیل کے جو بندہ مصائب نہیں سہتا
 وہ کھر عنایاتِ نبی (ﷺ) میں نہیں رہتا
 وہ کیوں نہ رہے سایہِ اظافِ نبی (ﷺ) میں
 جو شخص سوا نعت کے کچھ بھی نہیں کہتا
 آخر کو مدینے ہی میں تدفین تو ہو گی
 یہ سوچ کے اشکوں کا بھی دریا نہیں بہتا



صلی اللہ علیہ وسلم

ہر شعبہ حیات تک سیرت کی وسعتیں
 یہ ہیں حضورِ پاک (ﷺ) کی رحمت کی وسعتیں
 کب پاسکیں حقیقتِ آقائے کائنات (ﷺ)
 پہنائیاں ذکا کی بصیرت کی وسعتیں
 کوتاہی اُن کے حکم پہ چلنے میں جب ہوئی
 ہیں مسکنت کی وسعتیں ذلت کی وسعتیں
 اب ان کے بعد ظلی بروزی کوئی نہیں
 ہیں تا ابد انھی کی بُھوت کی وسعتیں
 قائم ہوئیں نظامِ رسولِ کریم (ﷺ) سے
 دنیا میں ہیں جو نظمِ اُخوت کی وسعتیں
 اُمت کو امتدادِ زمانہ کے باوجود
 گھیرے ہوئے ہیں رحمت و رافت کی وسعتیں
 ممکن نہیں کہ بند ہو نعتوں کا سلسلہ
 روزِ نشور تک ہیں اس مدحت کی وسعتیں

پھر اُس کے بعد وسعتیں گم ذات میں ہوئیں
 قوسوں تک نہیں رازِ حقیقت کی وسعتیں
 کوتاہیاں رہیں مگر بڑھتی رہیں سدا
 ہر حاضری پہ کیفِ لطافت کی وسعتیں
 محدود اپنے جرم کی کنیا ہی تک نہیں
 ہم دیکھتے ہیں قصرِ عنایت کی وسعتیں
 ہم نے بھی دین پایا صحابہ کی معرفت
 تھیں بیچ تابعین تک صحبت کی وسعتیں
 محمود روزِ حشر کھلیں گی ہر ایک پر
 محبوبِ کبریا (ﷺ) کی عطوفت کی وسعتیں



ب کر ہی چکے قبۃ خضرا کا نظارہ
 سو کہ چمک اٹھا مقدر کا ستارہ
 گرچہ آوازِ ملائک نہیں ہم تک آتی
 نعت سنتے ہیں تو وہ داد دیا کرتے ہیں



صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں طیبہ میں عاصی کے نجات کے آنسو
 پسینہ ندامت کا، زخمت کے آنسو
 کوئی روتا دیکھا ہے صفحہ پہ تنہا
 تو چوکت پہ پائے ہیں کثرت کے آنسو
 جو ٹپکے ہیں مقصورہ کو دیکھتے ہی
 انہیں جانتا ہوں ضرورت کے آنسو
 وہ تھی حاضری آمنہ کی لحد پر
 کہ ٹپکے تھے جس وقت حضرت (ﷺ) کے آنسو
 اسی نے ہے پہنچایا شہرِ نبی (ﷺ) میں
 جو تاثیر رکھتے ہیں حسرت کے آنسو
 ہیں چوکت پہ سرکار (ﷺ) کی سرنغم ہوں
 ہری آنکھ میں ہیں ندامت کے آنسو
 یہ نورِ نبی (ﷺ) ہے وہ ظلماتِ ظلمت
 ہنسی علم کی ہے جہالت کے آنسو

حضور (ﷺ)! آنکھ میں اُمّتی کی نہ آئیں
 سر حشر احساسِ ذلت کے آنسو
 حضور (ﷺ)! آ رہے ہیں نظراب تو ہر سو
 امانت، دیانت، صداقت کے آنسو
 حضور (ﷺ)! آج تکلیفِ وہ ہو گئے ہیں
 شریفوں کی حالت، شرافت کے آنسو
 نبی (ﷺ) کے معاند کو محمود دیکھو
 سفاہت کی باتیں، کراہت کے آنسو



جس نے بھی سرکارِ جہاں (ﷺ) سے بادۂ وحدت
 سکتا ہے کیا بندہ کوئی اُس شخص کی قیمت
 درودِ مصطفیٰ صَلَّی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
 نہ کچھ درد و الم اُس کو نہ کچھ رنج اور نہ کچھ کلفت
 اس موضوع کو لاؤ نہ زیرِ بحث دنیا کے
 و باتیں جو مجھ سے تو کرو سرکار (ﷺ) کی بابت



صَلِّ وَسَلِّمْ

طیبہ کو چل کہ عافیت کا ہے سفر یہی
 اور منزل بہشت کی ہے رہگور یہی
 یادِ حبیبِ حق (ﷺ) میں جو نکلے ہیں آنکھ سے
 بس مال و زر سے بیش بہا ہیں گھر یہی
 سرکار (ﷺ) میری فردِ عمل کو نہ دیکھ لیں
 میں سچ کہوں تو حشر کے دن کا ہے ذر یہی
 پتھر پہ نقشِ پائے حبیبِ خدا (ﷺ) جو ہے
 ہے منبعِ ضیائے مجبوم و قمر یہی
 جاتا ہوں طیبہ اس لیے دل میں ہے طیبہ یوں
 افضل ہے ہر مقامِ جہاں سے نگر یہی
 ہو گا ثوابِ رحمتِ آقا (ﷺ) سے فیض یاب
 کہتی ہے روزِ مجھ کو مری چشمِ تر یہی
 مقصودہ کندہ آنکھ کی پتلی پہ ہو چکا
 سوچو جو دوستو تو ہے حُسنِ نظر یہی

دریوزہ گر ہے تو در مصطفیٰ (ﷺ) پہ آ
 اکرام و التفات و عطا کا ہے در یہی
 میری طرف ہو چشم شفاعت حضور (ﷺ) کی
 چاہے گا روز حشر بھی ہر اک بشر یہی
 تو راہ کاروانِ مدینہ نہ چھوڑنا
 جنت کی سمت کو ہے وہ مختصر یہی
 ذکر حضور (ﷺ) تذکرہ اصحاب و آل کا
 تو اچھے کام کرنے کی خواہش میں کر یہی
 مدح رسول پاک (ﷺ) رہی نظم و نثر میں
 میرا یہی وظیفہ ہے میرا مہنر یہی
 محمود تجھ کو یاد کیا ہے حضور (ﷺ) نے
 پائی ہے دل کی ڈاک میں خوش کن خبر یہی



جس نے کی تھی فاراں سے ابتدا نصارت کی
 نور وہ چمکتا ہے چاروں گوت عالم میں



صَلِّ وَالْوَالِدِينَ

وہ بندہ جو شائے سید ابرار (ﷺ) کرتا ہے
 وہی تو ہے جو سیر عالم انوار کرتا ہے
 کوئی انساں جو ذکرِ طیبہ پر اصرار کرتا ہے
 مے حُبِ نبی (ﷺ) سے آپ کو سرشار کرتا ہے
 نبی (ﷺ) کی رحمت و رافت کا جو پرچار کرتا ہے
 تو اس پر ابر لطفِ مصطفیٰ (ﷺ) بوچھا کرتا ہے
 خدائے پاک کے محبوب (ﷺ) سے جو پیار کرتا ہے
 فرشتہ قبر کا کیا اس سے استفسار کرتا ہے!
 رسول اللہ (ﷺ) کے اُسوہ پہ چلنا، پیروی کرنا
 یہی رستہ تو ہے جو صاحبِ کردار کرتا ہے
 پکڑتی ہے عقیدت زور آقائے دو عالم (ﷺ) کی
 یہی جذبہ ہے جو آمادۂ اشعار کرتا ہے
 اگر ایمان کامل ہے، مکمل ہے تو وہ ہم کو
 برائے حفظ ناموسِ نبی (ﷺ) تیار کرتا ہے

صلوات و آداب

ہے صبح طیبہ سرکار (ﷺ) تائش کے لیے کافی
مجھے ہے ایک یہ بہتی ستائش کے لیے کافی
ملاؤں اتقا کے، نیک لوگوں کو مبارک ہوں
ہے احرام عقیدت میری پوشش کے لیے کافی
وسیلہ ہیں رسول محترم (ﷺ) بارانِ رحمت کا
عطا و التفات ان کا ہے ہادش کے لیے کافی
مجھے جنت بقیع غرقہ طیبہ کی مل جائے
یہ اک موضوع ہے میری گزارش کے لیے کافی
لگا ہوں فضلِ خالق سے جو میں تحقیق سیرت پر
یہی رستہ ہے میری کد و کاوش کے لیے کافی
جو دانشمند و دانشور تمہیں ہونا ہے دنیا میں
احادیث رسول رب (ﷺ) ہیں دانش کے لیے کافی
بشر اپنا سا کہتے ہیں حبیب رب عالم (ﷺ) کو
ہے ان کی ایک یہ کوشش ہی سائش کے لیے کافی
ہمیں محمود دار و گیر محشر کا خطر کیسا
نگاہ لطف ہے آقا (ﷺ) کی بخشش کے لیے کافی



شفاقت یہ سمجھ، تیرے لیے آقا (ﷺ) کی، لازم ہے
اگر تو اپنے بھائی کے لیے ایثار کرتا ہے
اگر کرتا ہے کوئی دشمنی محبوب (ﷺ) سے اس کے
تو اُس بد بخت کو مالک ذلیل و خوار کرتا ہے
سعادت نعت پڑھنے کی ملی توفیق باری سے
تو کس برتے پہ تو راظہار را شکبار کرتا ہے
بچاتی ہے نظر سرکار (ﷺ) کی محمود بندے کو
ہمہ اوقات گو ابلیس تو یلغار کرتا ہے



جنت جو عطا ہو گی کسی کو بھی تو ہو گی
سرکار (ﷺ) کے انعام کے اکرام کے ہاتھوں
کفار کے آگے ہے گلوں اُمتِ سرور (ﷺ)
کیوں صبح پریشان ہوئی شام کے ہاتھوں
سرکار (ﷺ)! نجات اس سے مسلمان کو عطا ہو
ذلت جو ملی مغربی اقوام کے ہاتھوں



صلی اللہ علیہ وسلم

ہم مدح مصطفیٰ (ﷺ) کرتے تو اتراتے ہیں یوں
اہمیت اس کام کی لوگوں کو سمجھاتے ہیں یوں

سیرت سرکار والا (ﷺ) پر جو کرتے ہیں عمل
دہر بھر میں خوشبوئے اخلاص پھیلاتے ہیں یوں

نام لیتے جاتے ہیں ہم سرور کونین (ﷺ) کا
اور سرور و کیف کی لہروں میں لہراتے ہیں یوں

جدت عصیاں کے عالم میں بھی پڑھتے ہیں درود
سایے میں نخل کرم کے لوگ سستاتے ہیں یوں

ہر ائم کو میٹے، مشکل میں کرتے ہیں مدد
اپنی اُمت پر نبی (ﷺ) اکرام فرماتے ہیں یوں

ضابطہ یہ ہے کہ ہو اس کی صفائی ہر طرح
صدر دل میں سرور و سرکار (ﷺ) آجاتے ہیں یوں

ایسا لگتا یہ کہ مُردہ ساری ہمت ہے حضور (ﷺ)!
جاگتے رہتے تھے جو اب نیند کے ماتے ہیں یوں

جان پر محمود بن جاتی ہے گو زندہ بھی ہوں
بھر شہر مصطفیٰ (ﷺ) کا ہم تو غم کھاتے ہیں یوں



1998 کے خاص نمبر

جنوری	لفظ بریلوی کی نعت
فروری	نعت علی نعت (ششم)
مارچ	اردو فقیر شاعری کا انسائیکلو پیڈیا (اشاعت خصوصی)
اپریل	ہجرت مصطفیٰ ﷺ
مئی	سرکار ﷺ کی سیرت
جون	حضورؐ کیلئے لفظ "آپ" کا استعمال
جولائی	ظہور قدسی
اگست	ستمبر اکتوبر اردو فقیر شاعری کا انسائیکلو پیڈیا (اشاعت خصوصی)
ستمبر	بھصان ﷺ سے پیار ہے
اکتوبر	طلح اکف کی نعت کو
نومبر	
دسمبر	

1997 کے خاص نمبر

جنوری	شہر کرم (مصطفیٰ ﷺ) کو
فروری	نعت علی نعت (ہفتم)
مارچ	ہوا یک
اپریل	جوہر شہر کی نعت
مئی	حضور ﷺ کو داد و پیراں نال ملنا
جون	دربار رسولؐ سے اعزاز یافتہ خواتین
جولائی	احمد رضا بریلوی کی نعت
اگست	مدح سرکار ﷺ
ستمبر	گجرات کے پنجابی نعت کو شعرا
اکتوبر	تہنیت اقامہ تہنیت کی نعت
نومبر	اردو نعت اور مساکر پاکستان
دسمبر	ڈاکٹر فقیر کی نعت شاعری

1998 کے خاص نمبر

جنوری	خود وی (تحقیق)
فروری	طلح گجرات کے اردو نعت کو شعرا
مارچ	قلعات نعت
اپریل	نعت علی نعت (ہفتم)
مئی	ہجرت حبشہ (تحقیق)
جون	عبدالقدیر حسرت کی حمد نعت
جولائی	ماہنامہ "نعت" کے ادارے
اگست	نعت اور طلح سرگودھا کے شعراء
ستمبر اکتوبر	ماہنامہ "نعت" کے دس سال (اشاعت خصوصی)
نومبر	عیلیٰ واصلو
دسمبر	نعت علی نعت

1999 کے خاص نمبر

جنوری	کراچی کے شعرا نعت
فروری	حقیر فاروقی کی نعت
مارچ	نعتیہ تحریکات
اپریل	سرکار ﷺ کی جنگی زندگی
مئی	مکی زندگی کے مسلمان
جون	حمید صدیقی کی نعت گما
جولائی اگست	تحفظ ناموس رسالت (اشاعت خصوصی)
ستمبر	محاسنات نعت
اکتوبر	نعت علی نعت
نومبر	امیر بینائی کی نعت
دسمبر	عابد بریلوی کی نعت

2000 کے خاص نمبر		2001 کے خاص نمبر	
جنوری	انزلیات و صحابہ	جنوری	مفتی نظام ہر دلا ہوری کی نعت
فروری	سورج نور	فروری	فردیات نعت
مارچ	سر زمین محبت	مارچ	تضامین نعت
اپریل	ہمارے حضور ﷺ کی زندگی	اپریل	بیعت عقبہ
مئی	شعب الی طالب	مئی	نعت
	(اشاعت خصوصی)	جون	ظفر علی خاں کی نعت
جولائی	نورمی ﷺ دیاں کرناں	جولائی	سالے آ آ سائیں ﷺ
اگست	نعت ہی نعت (۱۱۱۱ حصہ)	اگست	سلام ارادت
ستمبر	تحقیق اسرتہ	ستمبر	نعت ہی نعت (۱۲ واں حصہ)
	(اشاعت خصوصی)	اکتوبر	سلام فیما (حصہ اول)
نومبر	حرفی نعت	نومبر	کتاب نعت
دسمبر	سندھ کے نعت گو	دسمبر	راولپنڈی شہر کے نعت گو
2002 کے خاص نمبر		2003 کے خاص نمبر	
جنوری	اشعار نعت	جنوری فروری	حرف خالق
فروری	سلام فیما		(اشاعت خصوصی)
اپریل	نعت ہی نعت (۱۲ واں حصہ)	مارچ	اسلام آباد کے نعت گو
جون	ادراقی نعت	اپریل مئی	تسبیح نعت
جولائی	نعت ہی نعت (۱۳ واں حصہ)		(اشاعت خصوصی)
اگست	عربی نعت	جون	صباح نعت
ستمبر	دست سرور ﷺ	جولائی	طرحی نعتیں (اول)
اکتوبر نومبر	مرقان نعت	اگست	طرحی نعتیں (دوم)
	(اشاعت خصوصی)		(اشاعت خصوصی)
دسمبر	دیباچہ نعت	اکتوبر نومبر	احرام نعت
		دسمبر	طرحی نعتیں (سوم)

2004 کے خاص نمبر		2005 کے خاص نمبر	
جنوری	ردائے نعت	جنوری	محمدش نعت
فروری	شعائر نعت	فروری	مولانا خیر الدین اور ان کی نعت گوئی
مارچ	دیوان نعت	مارچ	”راوی“ میں حمد و نعت
اپریل	منتشرات نعت	اپریل	التفات نعت
مئی	طرحی نعتیں (چہارم)	مئی	طرحی نعتیں (پنجم)
	تجلیات نعت	جون	(اشاعت خصوصی)
جولائی	طرحی نعتیں (ششم)	جولائی	عنایت نعت
اگست	واردات نعت	اگست	مرقع نعت
ستمبر	طرحی نعتیں (ہشتم)	ستمبر	طرحی نعتیں (ہشتم)
	(اشاعت خصوصی)	اکتوبر	طرحی نعتیں (حصہ نم)
نومبر	بیان نعت	دسمبر	نیا نعت
دسمبر	بیان نعت		
2006 کے خاص نمبر		2007 کے خاص نمبر	
جنوری	بستان نعت	جنوری	مشہاج نعت
فروری	نعت ہی نعت (پندرہواں حصہ)	فروری	طرحی نعتیں (۱۳ واں حصہ)
مارچ	طرحی نعتیں (حصہ دوم)	مارچ	اپریل
	(اشاعت خصوصی)		(اشاعت خصوصی)
مئی	سرود نعت	مئی	ردائے نعت (حصہ دوم)
جون	جولائی	جون	جولائی
	(اشاعت خصوصی)		(اشاعت خصوصی)
اگست	نعت ہی نعت (۱۶ واں حصہ)	اگست	فدائیں فدائے لقیہ شاعری
ستمبر	اکتوبر	ستمبر	بھارت نعت
	(اشاعت خصوصی)		مستراح نعت
نومبر	غازی عبدالرحمن چیرہ شہید	اکتوبر	نومبر
			(اشاعت خصوصی)
دسمبر	چشم نعت	دسمبر	طرحی نعتیں (۱۳ واں حصہ)
	صدائے نعت		

2009 کے خاص نمبر		2008 کے خاص نمبر	
شعرانِ نعت	جنوری	طرحی نعتیں	جنوری
نعت میں ذکرِ مبارک اور سرکارِ	فروری مارچ	فروری مارچ	فروری مارچ
مجلسِ نعت	اپریل	طرحی نعتیں (۱۶ واں حصہ)	اشاعتِ خصوصی
مدحتِ سراپاں حضورؐ	مئی	طرحی نعتیں (۱۷ واں حصہ)	اپریل
کہکشاںِ نعت	جون	قدیم نعت	مئی
جہاتِ سیرتِ حضورؐ	جولائی	طرحی نعتیں (۱۸ واں حصہ)	جون
ٹپا مصطفیٰ کے چند پہاؤ	اگست	اولیٰ نعت	جولائی
نظمِ نبوت اور ساری نظمِ نبوت	ستمبر	خدا سے حمد و ثنا	اگست
انتہا نعت	اکتوبر	فانوسِ نعت	(اشاعتِ خصوصی)
طرحی نعتیں (۲۱ واں حصہ)	نومبر دسمبر	طرحی نعتیں (۱۹ واں حصہ)	اکتوبر
		طرحی نعتیں (۲۰ واں حصہ)	نومبر
			دسمبر

نومبر دسمبر کا شمارہ خاص نمبر کے طور پر

”طرحی نعتیں“

کے ساتھ شائع ہوگا اور دسمبر کے شروع میں قارئین تک پہنچے گا

2010 کے شمارے	
مسرور کئی کی نعت گوئی	جنوری
حدیثِ حمد و نعت	فروری
نعت زریں	مارچ

دُعا

میری یہ تجھ سے عرض ہے اے رب کر دگار
توفیق دے مجھے کہ میں تاعرصہ شمار
مدح و ثنائے آقا ﷺ کیے رکھوں اختیار
میرا یہی طریق ہو میرا یہی شعار
مشرکوں میں جب فرشتے عمل تو نے لئے لگیں
نعتیں مرے حساب میں خود بولنے لگیں

راجا رشید محمود

